رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

رسالہ

اشاعت اسلام

اردو ترجمہ

اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین (بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی) و مولوی صدر الدین (بی۔اے۔ بی۔ٹی)

نمبر (۵)	بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۶ء	جلد (۲)

فہرست مضامین

ماخوذ از اسلامک ریویو و مسلم انڈیا ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء

(۱) شذرات ۱۹۳ - (۲) ایک اسلامی یادگار ۱۹۸ - (۳) غیر معقول عقیدے ۲۰۲
(۴) چند خصوصیات اسلامی ۲۰۷ - (۵) ایک اعلے خاندان کی لیڈی کا قبول اسلام ۲۱۲ - (۶) بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کا کام آئندہ کس طرح چل سکتا ہے ۲۱۷ - (۷) حضرت مسیح کا مذہب کیا تھا ۲۳۸

[illegible] مئی سنہ ۱۹۱۶ء کو مرزا یعقوب بیگ صاحب آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام [illegible]

قیمت سالانہ تین روپے

اشاعت اسلام بک ڈپو

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری

(۱) براہین نیرہ حصہ اوّل المعروف بہ - قرآن ایک خاتم اور عالمگیر الہام ہے - اردو قیمت دس آنے (۱۰؍)

(۲) ام الالسنہ یعنی عربی مبیّن کل زبانوں کی ماں ہے - اردو - قیمت دس آنے .... (۱۰؍)

(۳) اسوۂ حسنہ - الموسوم بہ "زندہ اور کامل نبی" اردو قیمت چار آنے .... (۴؍)

(۴) احادیث نبوی کا اقتباس انگریزی قیمت (۲؍)

مسلم پریئر انگریزی قیمت چار آنے ... (۴؍)

تحفۂ آصفیہ تبلیغ بنام بحضور نظام حیدرآباد دکن اردو قیمت (۲؍)

بنگال کی دلجوئی انگریزی و اردو فی کتاب قیمت (۱؍)

مسلم مشنری کے ولایتی لیکچروں کا سلسلہ اردو قیمت (۱؍) اور تین عدد انگریزی لیکچر قیمت تین آنے ... (۳؍)

مسلم اٹیچیوڈ ٹورڈز گورنمنٹ انگریزی - کرشن اوتار - اردو - فی کتاب قیمت ایک آنہ ...... (۱؍)

اسلامک ریویو و مسلم انڈیا کی جلدیں ۱۹۱۳-۱۹۱۴ انگریزی قیمت مجلد ۱۹۱۳ء (صہ) جلد ۱۹۱۴ء (صہ)

رسالہ اشاعت اسلام اردو ترجمہ اسلامک ریویو کے سابقہ پرچے جولائی ۱۹۱۴ء لغایت دسمبر ۱۹۱۴ء قیمت (عہ)

دیگر مختلف تصنیفات

قرآن کریم کے تفسیری نوٹ پارہ اوّل مرتبہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - اردو - قیمت فی جلد ... (۶؍)

نکات القرآن حصہ دوم ایضاً " ...... (۶؍)

عصمت انبیاء (۸؍) غلامی " " ..... (۴؍)

ویسٹرن اویکننگ ٹو اسلام مصنفہ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ انگریزی - قیمت فی جلد بارہ آنے ... (۱۲؍)

التوحید جس میں لا الٰہ الا اللہ کی مختصر تفسیر ہے مصنفہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل - ایم - ایس ... (۱؍)

طریق فلاح جس میں بت پرستی کی بنیاد اور اس سے بچنے کی آسان راہ مصنفہ جناب شاہ صاحب ایل - ایم - ایس ... (۱؍)

Miracle of Mohd

مصنفہ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا - انگریزی (۱۲؍)

اسلام اینڈ سوشیلزم " " " (۴؍)

پیغام صلح انگریزی و اردو فی رسالہ قیمت ... (۱؍)

النبوۃ فی الاسلام - نبوت کی اصل غرض و غایت مصنفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے قیمت ... (عہ)

حدوث مادہ .... (۴؍)

جلد اول ۱۹۱۵ء رسالہ اشاعت اسلام مکمل قیمت (سے)

مینیجر خواجہ عبد الغنی - عزیز منزل احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

نوٹ :- ۱-۲-۳-۴ ناظرین کرام ان کتب کو اپنے حلقۂ اثر میں اور غیر مسلم احباب میں تقسیم فرما کر ثواب دارین حاصل کریں +

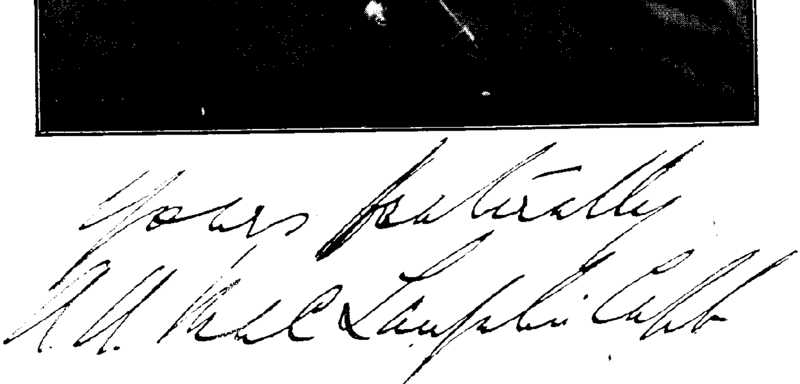

MUHAMMAD NASRULLAH.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اشاعت اسلام

ترجمہ اردو اسلامک ریویو و مسلم انڈیا مجریہ لنڈن

جلد (۲) بابت ماہ مئی ۱۹۱۶ء نمبر (۵)

شذرات

اس رسالہ کے ساتھ جس معزز انگریز نومسلم کی تصویر شائع ہوتی ہے اور جو انگریزی فوج میں کپتان کے عہدہ پر ہیں۔ ان کا نام نامی البرٹ آرم سٹرانگ میکلالن ہے۔ جن کے اسلام لانے کا اعلان گذشتہ رسالہ میں ہو چکا ہے ان کا اسلامی نام محمد نصر اللہ رکھا گیا ہے۔ ان کا اپنا دستخطی اعلان اسلامک ریویو کے اپریل نمبر کے ساتھ شائع ہوا ہے جو بالفاظ ذیل ہے *

میں البرٹ آرم سٹرانگ میکلالن ولد پادری الگزنڈر میکلالن اس اعلان کے ذریعہ سے برضا و رغبت خود اپنے ایمان اور سچے دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے لئے مذہب اسلام اختیار کرتا ہوں۔ اور کہ میں صرف ایک اللہ کی پرستش کروں گا۔ اور کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ محمد صلعم اللہ کے رسول اور اس کے بندہ ہیں اور کہ میں سب انبیاء ابراہیم موسےٰ عیسےٰ علیہم السلام وغیرہم کی یکساں عزت کرتا ہوں اور کہ میں اللہ تعالےٰ کی مدد سے ایک مسلم کی زندگی بسر کروں گا *

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دستخط - اے - اے میکلالن کپتان - آر آف ۱۰ آر منسٹر فیوزلیر   عمر ۴۷ سال

مارچ کے مہینہ میں تین انگریز مرد داخل اسلام ہوئے یعنی ایک مسٹر ڈی مل جو سیلون کے رہنے والے ہیں انھوں نے اپنا اسلامی نام جمال الہی تجویز کیا ہے۔ اور دو اور انگریز افریقہ میں مسلمان ہوئے ہیں۔ جو مغربی افریقہ کے باشندے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام مودا ہے۔ اور اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا ہے اور دوسرے کا نام سیوطی ہے۔ اور اسلامی نام عبد الصمد تجویز ہوا ہے۔ ان دونوں صاحبوں نے اعلان اسلام کے فارم کے علاوہ بڑے بڑے اخلاص کی چٹھیاں مولوی صدر الدین صاحب امام مسجد ووکنگ کے نام لکھی ہیں *

خدا کے فضل سے اسلامک ریویو کا دائرہ تبلیغ انگلستان تک محدود نہیں۔ بلکہ انگلستان پھر کم و بیش یورپ کے دیگر ممالک میں پھر دیگر ممالک عالم میں اس کا اثر روز بروز پھیل رہا ہے اور اس وقت تک فرانس۔ بلجیم۔ اٹلی روس کے بعض اعلے طبقہ کے اشخاص کے علاوہ امریکہ اور افریقہ میں بھی نومسلم ہوئے ہیں بلکہ آسٹریلیا اور ایشیا پر بھی اثر ہوا ہے۔ اگر کوئی نقص ہے تو صرف اس کی اشاعت کی کمی۔ اس میں شک نہیں کہ محض اشاعت اس وقت تک زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اسکے ساتھ ایک مرکز قائم نہ ہو۔ جہاں لوگوں سے میل ملاقات پیدا کی جائے اور اُن کے دلوں میں جو شکوک پیدا ہوں اُن کے بھی جواب دیئے جائیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بغیر ایک تبلیغی مرکز قائم کرنے کے تبدیل مذہب کی امید رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اسلامک ریویو دور دور کے ملکوں سے بھی مستعد طبیعتوں کو اپنی طرف اس زور سے جذب کر رہا ہے کہ بغیر کسی اور محرک کے وہ اسلام کے اندر داخل ہو رہے ہیں اور اس طرح پر اس بات کا ثبوت مل رہا ہے کہ تبلیغ اسلام کے لیئے کس قدر وسیع میدان پڑا ہے۔ جہاں اسلام کی تبلیغ کے لیئے مرکز قائم ہو سکتے ہیں *

خود انگلستان کے اندر کس طرح پر اندر ہی اندر اسلام گھر کر رہا ہے۔ تعجب آتا ہے۔ ۹ر فروری ۱۹۱۶ء کے ایک خط میں مولینا مولوی صدر الدین صاحب نے ایک واقعہ اس کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ کس طرح ایک نوجوان خاتون نے جس کا نام مس ڈے بورن تھا۔ مرتے وقت اپنے اسلام کے ساتھ

تعشق کا اظہار کیا۔ یہ نوجوان خاتون اپنی والدہ سمیت کچھ دن برابر ہر ہفتہ لیکچر میں آتی رہیں۔ ان کے پہلے مسجد میں آنے کی وجہ جو انھوں نے خود بیان کی یہ ہوئی کہ ماں بیٹی گرجا جا رہی تھیں مگر وہاں زیادہ دیر ہو گئی۔ قریب ہی مسجد دیکھ کر انھوں نے کہا کہ چلو آج اس کو ہی دیکھ لیں۔ کہ مسلمانوں کا مذہب کیسا مضحکہ خیز ہے۔ مسجد کے اندر آئیں تو پہلے ہی دن توحید کے لیکچر نے ایسا ان کے دلوں کو پکڑا کہ وہ سمجھ گئیں کہ حقیقی توحید صرف مسلمانوں کے پاس ہے اور جس کو وہ اب تک سچا مذہب سمجھ رہی تھیں۔ وہ درحقیقت شرک اور باطل ہے۔ کئی اتوار لیکچروں میں شمولیت کے بعد اُن کی آمد و رفت یکمرتبہ بند ہو گئی۔ آخر کچھ عرصہ بعد ایک دن اس خاتون کے والد مسجد میں آئے اور انھوں نے یہ بیان کیا کہ مس ڈے بورن چھ ہفتہ بیمار رہ کر انتقال کر گئیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ساری بیماری میں وہ آپ کا ذکر کرتی رہیں۔ اور عشا کی نماز کے وقت اذان کو توجہ سے سنتی تھیں اور خیال کرتی تھیں کہ اب میرے سینہ سے خون آنا بند ہو تو مسجد میں جاؤں۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ اس موقعہ پر جو ہمدردی کا اظہار اہل مسجد کی طرف سے ہوا اس کا اقرار اس خاتون کے والد نے وہاں کے مقامی اخبارات میں کیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا پاک پیغام کس طرح اندر ہی اندر دلوں کو مسخر کر رہا ہے۔ اور عجیب نہیں کہ کسی وقت اس کا اثر ہم کو یدخلون فی دین اللہ افواجا کے رنگ میں نظر آئے +

اسلام کی تاریخ میں اس قسم کے صدہا واقعات پائے جاتے ہیں کہ کس طرح ظاہر مخالفت کے ہوتے ہوئے اسلام اندر ہی اندر طبائع پر اپنا نیک اثر ڈالتا رہا۔ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس کی اعلےٰ درجہ کی مثال ملتی ہے۔ ایک طرف تو اہل مکہ خطرناک مخالفت کرتے مسلمانوں کو دکھ دیتے مارتے گھروں سے نکالتے ہیں۔ دوسری طرف اُن کے دل گویا اسلام کے پاک اثر سے کھائے جا چکے تھے اور کثرت سے لوگ اس کی صداقت کے معترف تھے۔ چنانچہ جب بڑے بڑے سردار جو مخالفت کرتے تھے مر گئے تو لوگ جوق در جوق اسلام کے اندر داخل ہونے شروع ہوئے ادھر مسلمانوں کے ساتھ جنگ ہو رہا ہے۔ ادھر انہی میں سے لوگ مسلمان ہوتے چلے جاتے ہیں خالد بن ولید احد کی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف سپہ سالار بن کر جنگ کرتا ہے۔ اور فتح مکہ میں ایک حصہ فوج اسلامی کا سردار ہے۔ غرض اسلام کی تعلیم ایسی پاک اور ایسی فطرت انسانی کے تقاضوں کو

پورا کرنے والی ہے کہ سعید الفطرت لوگ کسی قوم کے بھی ہوں بہت جلد اس کی پاک تعلیم سے متاثر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہی واقعہ آج انگلستان میں ہو رہا ہے۔ بہت لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کا اعلان نہیں کیا۔ مگر اسلام کی صداقت ان کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے +

مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان تبلیغ اسلام کے فرض کی طرف سے بالکل غافل ہو رہے ہیں۔ یہ غفلت ایک مدت سے طاری ہے۔ اور اس لیئے شائد یہ خیال بھی مسلمانوں کے دلوں سے اٹھ گیا ہے کہ اسلام کے اندر کیسی طاقت اور کیسا جذب ہے۔ قرآن سے بیگانہ اور ناآشنا ہو کر اسلام کی خوبیوں کا دل میں کیا خیال باقی رہ سکتا ہے۔ مگر اس وقت تو خدا تعالیٰ نے وہ اسباب بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ جنھوں نے اسلام کی خوبیوں اور اسلام کی قوت جذب کا عملی ثبوت دیدیا ہے۔ اور دکھا دیا ہے کہ کوئی شخص اسلام کے منور چہرہ سے پردہ اُٹھانے کیلیئے تیار ہونا چاہیئے۔ اس پہ فدا ہونے والے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ یہی حقیقی جہاد تھا۔ اسی کا نام اللہ تعالیٰ نے جہاد کبیر رکھا ہے۔ چنانچہ قرآن کے حقائق سے دنیا کو آگاہ کرنے کے متعلق ہی فرمایا وجاھدھم بہ جہادا کبیرا۔ اسی جد و جہد میں مسلمانوں کی زندگی تھی۔ کہ وہ اپنی تبلیغی کوششوں کو بڑھاتے چلے جاتے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ اپنی زندگی کے اسباب سے بھی لاپرواہیں +

خدا تعالیٰ نے تو اشاعت اسلام کا حق ہر ایک مسلمان کے مال میں فرض کے رنگ میں بھی رکھدیا تھا۔ علاوہ اس کے جو جہاد کی ترغیب بار بار دلائی جس سے حقیقی مقصود اعلائے کلمۃ اللہ ہی ہے نماز کا قایم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اسلام کے ایسے ضروری اصول ہیں کہ قرآن کریم میں ان کا ذکر توحید الہٰی کے اقرار کے ساتھ کیا ہے۔ گویا ایک مسلمان کی عملی زندگی ان دو کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کے سب بڑے بڑے کام اس زکوٰۃ سے نکلتے تھے۔ لیکن جب مسلمانوں کی حالت گرنی شروع ہوئی تو سب سے پہلا انقلاب یہ بھی نظر آتا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کیطرف سے مسلمان غافل ہونے لگے۔ اور آہستہ آہستہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ اب شاید بہت سے مسلمانوں کو یہ معلوم بھی نہیں کہ یہ کیسی ضروری چیز ہے۔ اور جو اس فرض کو ادا کرنے بھی ہیں وہ اپنی جگہ خود

جس طرح چاہتے ہیں اور جس قدر چاہتے ہیں روپیہ صرف کر دیتے ہیں۔ اور اپنے دل میں ہی فرض کر لیتے ہیں کہ فلاں رقم جو ہم نے فلاں مسکین کو دی وہ زکوٰۃ کا ہی حصہ ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مختلف مصارف قرار دیئے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ ان سب مصارف میں کچھ نہ کچھ حصہ زکوٰۃ کا جائے۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ زکوٰۃ کے مختلف مصارف میں ایک مصرف والعاملین علیھا بھی ہے۔ یعنی زکوٰۃ میں سے ان لوگوں کی تنخواہیں بھی ادا کیجانی چاہئیں جو زکوٰۃ کو جمع کرنے پر مقرر ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا منشا یہی تھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ ایک جگہ جمع ہو اور وہاں سے مناسب طریق پر خرچ ہو نہ کہ ہر شخص بجائے خود جس طرح چاہے زکوٰۃ کو صرف کر دے۔ زکوٰۃ کا فریضہ کس قدر اہم فرائض میں سے ہے۔ کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت کے شروع میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی جنھوں نے زکوٰۃ کا روپیہ ادا کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور قرآن کریم میں زکوٰۃ کے نہ دینے والوں کے متعلق بڑے سخت وعید آئے ہیں۔ جو شخص اس دُنیا کے چند پیسوں سے محبت کر کے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے۔ وہ پیسے بھی اُس کے لیئے برکت کا موجب نہیں ہوتے +

منجملہ دیگر مصارف زکوٰۃ کے دو مصرف یہ بھی ہیں ایک المولفۃ قلوبھم۔ دوسرا فی سبیل اللہ اوّل الذکر مصرف سے یہ مراد ہے کہ جب لوگوں کو تبلیغ اسلام کی جائے تو ایک گروہ ان میں ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اسلام کی باتوں کو سُننا چاہتا ہے۔ اور سمجھنا چاہتا ہے۔ ان کے لیئے ایسے موقع پیدا کرنے چاہئیں کہ وہ سن سکیں۔ اور دوسرے مصرف سے مراد صاف اشاعت و تبلیغ اسلام کے اخراجات ہیں۔ حتیٰ کہ مجاہد یعنی وہ شخص جو اشاعت و تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں۔ اس کو خواہ وہ صاحب نصاب ہی کیوں نہ ہو زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ کیونکہ وہ اسے اپنی ضروریات پر نہیں بلکہ دین کی ضروریات پر خرچ کرتا ہے۔ یہ دو مصرف زکوٰۃ کے ایسے ہیں کہ آجکل ووکنگ مشن کے ذریعہ سے یہ ہر دو اغراض پوری ہو رہی ہیں۔ اس لیئے ہم اپنے ناظرین کو یہ توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ گنوائیں۔ یہ وقت ہے کہ ہر ایک تبلیغ اسلام کے لیئے دل میں درد رکھنے والا مسلمان اپنے حلقۂ اثر میں یہ تحریک کرے کہ زکوٰۃ کا روپیہ یا کم سے کم اس کا ایک معقول حصہ ووکنگ مشن کی امداد کے لیئے دیا جائے۔ اور مستورات میں بھی یہ تحریک کی جائے۔ کیونکہ مستورات کے پاس

کچھ نہ کچھ مال ایسا ضرور ہوتا ہے جو زکوٰۃ ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے +

اسلام کے شیدائیو۔ اُٹھو اور اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لیئے کمر ہمت باندھ کر کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو اس امر کی طرف پورے زور سے متوجہ کرو کہ وہ اس کام میں جس کو اللہ تعالےٰ نے اس قدر برکات سے مالا مال کیا ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے سینکڑوں دلوں میں اسلام کا نور پیدا کر دیا ہے اور ہزاروں میں اسلام کے ساتھ محبت اور ہمدردی پیدا کر دی ہے۔ اعانت کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ زکوٰۃ کا روپیہ انھوں نے بہرحال نکالنا ہے۔ کیوں نہ اُس کو اعلےٰ سے اعلےٰ مصرف یعنی اشاعت اسلام پر لگایا جائے۔ مسلمانوں میں دینے والے ہیں۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جو لوگ اس کام سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں وہ اپنے اپنے حلقہ احباب میں تحریک کر کے اس تجویز کو پورے طور پر کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہندوستان کے مسلمانوں کی زکوٰۃ کا تھوڑا سا حصہ بھی اشاعت اسلام پر صرف ہونے لگے تو بیسیوں مشن اس کے سرپر قایم ہو سکتے ہیں +

ایک اسلامی یادگار

عنوان بالا کے ماتحت لارڈ ہیڈلے نے ایک تجویز لندن میں ایک مسجد قایم کیئے جانے کے لیئے ولائت کے اخبارات میں شائع کی ہے۔ اور اس تجویز کو گورنمنٹ کے سامنے بھی پیش کیا ہے۔ اس میں شبہہ نہیں کہ گورنمنٹ نے ہمیشہ ان جانبازوں کی یادگاریں کسی نہ کسی رنگ میں قایم کی ہیں۔ جنھوں نے اپنی جانوں کو گورنمنٹ کے لیئے قربان کر دیا ہے۔ اور اس لیئے اپنی نوعیت میں یہ کوئی نرالا مطالبہ نہیں۔ ہاں لارڈ ہیڈلے کے دل میں جو اسلام کی تڑپ ہے اُس کا اظہار اُن کی اس تجویز سے ضرور ہوتا ہے ۔۔۔ وہ مسلمان سپاہیوں کی وفاداری

کی یادگار کو کسی بے فائدہ عمارت کی صورت میں دیکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ایک ایسے رنگ میں اسے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو اسلام کی حقیقی یادگار کہلا سکتی ہے۔ اور جس کا عملاً مسلمانوں کو ایک عظیم الشان فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس عظیم الشان سلطنت کے دار الخلافہ میں جو قریباً دس کروڑ مسلمانوں پر حکمران ہے۔ ایک مسجد یا اسلامی معبد کی تجویز تو درحقیقت یادگار کے خیال سے علیحدہ کرکے بھی ایک ایسی تجویز ہے کہ جس کی مدبران ملک کو ضرور قدر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جس صورت میں اس وقت لندن اس وسیع سلطنت کا ایک عظیم الشان مرجع بنا ہوا ہے تو اس کے اندر اس کی رعایا کے مختلف مذاہب کے معبد درحقیقت اس سلطنت کی عظمت وشوکت کی دلیل ہونگے اور یہی وجہ ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے سچی اسلامی وسیع الخیالی سے مسجد کی تجویز کے ساتھ ایک ہی ہندوؤں اور سکھوں کے معبد کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ اسلام تو درحقیقت سارے مذاہب کے معبدوں کی یکساں قدر کرتا ہے۔ اور سب سے پہلے جو مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی تو اس لیئے نہیں کہ وہ صرف مساجد کی حفاظت میں کھڑے ہو جائیں۔ اور ان کو انہدام سے بچائیں۔ بلکہ اس لیئے کہ ہر ایک مذہب کے معبدوں کی حفاظت کریں۔ چنانچہ وہ آیت قرآنی جو اسلام کی اس وسعت خیالی اور بلند نظری پر شاہد ہے کہ کس طرح وہ سب مذاہب کو یکساں آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔ اور کس طرح سب کے معبدوں کو باقی رکھنا مسلمان کا حقیقی فرض بتاتا ہے۔ حسب ذیل ہے:۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لہدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا۔ اگر اللہ تعالے بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ سے روک نہ دیتا تو راہبوں کی کوٹھڑیاں اور گرجے اور معبد اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے منہدم کردیئے جاتے۔ یہاں روکنے والے مسلمان ہیں جن کو اس سے ماقبل کی آیت میں جنگ کی اجازت دیجاتی ہے۔ جیساکہ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر سے ظاہر ہے اور گرجاؤں اور معبدوں اور مساجد کے انہدام کے

درپے اسلام کے دشمن ہیں۔ پس مسلمانوں کو گویا ان سب معبدوں کی حفاظت کے لیئے کھڑا کیا گیا۔ اور یہ اسلام کی نمایاں خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت ہے کہ دوسرے کسی مذہب نے اس قدر وسعت خیالی کا ثبوت نہیں دیا۔ گو قرآن بار بار یہی فرماتا ہے کہ سچا دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور اسلام کے سوائے جو شخص مذہب اختیار کرے گا وہ آخرت میں نقصان اُٹھائے گا۔ مگر بایں ہمہ سب کے معبدوں کی حفاظت کرنا ایک مُسلمان کا فرض قرار دیتا ہے۔ چنانچہ نہ صرف یہ تعلیم لفظوں میں ہی قرآن کے اندر موجود ہے بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی دکھا دیا کہ ایک مُسلمان سب مذاہب کے معبدوں کا محافظ ہے۔ چنانچہ جو معاہدہ آپ نے عرب کے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ اُس میں ایک یہ فقرہ بھی ہے "علاوہ بریں یہ میرے پیروؤں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں کی مرمت کریں۔ اور یہ مرمت کا خرچ ان کے ذمہ بطور قرضہ نہیں ہوگا۔ بلکہ محض خدا کی رضا کے لیئے اور اس معاہدہ کو پورا کرنے کے لیئے جو رسول اللہ نے اُن کیساتھ کیا ہے" اس سے بڑھ کر فراخدلی کا ثبوت دُنیا میں اور کیا ہو سکتا ہے۔ کیا دنیا کا کوئی مذہبی پیشوا ہے۔ جس نے دوسرے مذاہب کے معبدوں کی مرمّت کو اپنے پیروؤں کا فرض قرار دیا ہو۔ غرض لارڈ ہیڈلے صاحب کی یہ تجویز اس قابل ہے کہ امید ہے نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور سکھ بھی اس کی پورے زور سے تائید کریں گے۔ اور اس طرح پر یہ ایک نہیں بلکہ تین یادگاریں برٹش گورنمنٹ کی مذہبی پالیسی کی آزادی پر ہمیشہ کے لیئے گواہ رہیں گی +

ذیل میں لارڈ موصوف کا اصل مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو اُنھوں نے اخبار ڈیلی گرافک کے نام بھیجا ہے۔ اور اخبار مذکور میں شایع ہوا ہے۔ ڈیلی گرافک کے علاوہ یہ مضمون اور بھی ولایت کے اخبارات میں کثرت سے شایع ہوا ہے +

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار ڈیلی گرافک۔

جناب من چند ہفتے ہوئے کہ میں نے محکمہ جنگ اور انڈیا آفس میں ایک تجویز پیش کی تھی۔ کہ ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی بہادری اور وفاداری کی قدردانی کے اظہار کے لیئے ایک مسجد

ان مسلمان سپاہیوں کی بہادری کی یادگار ہیں قایم کی جائے۔ جو سلطنت کی حفاظت کے لیئے جنگ کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں اور جو اب اس سرزمین میں جس کی خاطر اُنھوں نے اپنی جانیں دیں یا اور سرزمینوں میں اپنے گھروں سے ہمیشہ کے لیئے دُور ہو کر سو رہے ہیں۔ ان ہمت افزا جوابوں سے جو مجھے موصول ہوئے ہیں مجھے یہ یقین کامل ہو گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اس تجویز کی معقولیت کا احساس پورے طور سے ہو چکا ہے۔ اور تمام وہ لوگ جو ہمارے اسلامی بھائیوں کی محبت کرنے والی سرشت سے آگاہ ہیں وہ آسانی سے اِس بات کو سمجھ لیں گے۔ کہ ایسی قدردانی بہت ہی مفید اور قیمتی ثابت ہوگی اور اس زنجیر میں جو ہم کو ہماری مشرقی سلطنت سے وابستہ کرتی ہے۔ ایک اور کڑی کا اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح تعلقات اور بھی مستحکم ہو جائیں گے۔ اسی قسم کی قدردانی کا اظہار سکھوں اور دوسرے ہندوؤں کے لیئے بھی ہونا ضروری ہے تاکہ اس وجہ سے حاسدانہ خیالات پیدا نہ ہوں۔ اس بات کے لیئے بہت سی قابل قدر وجوہ ہیں کہ کیوں یہ کام ابھی شروع ہو جانا چاہیئے۔ اور جنگ کے خاتمہ تک اس کا التوا نہ ہونا چاہیئے۔ میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں کہ عام ریلیف فنڈ سے اس قسم کی یادگار قایم نہ ہونی چاہیئے اور نہ ہی میرا اس طرف اشارہ کرنے کا منشا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہند قیم کے خرچ سے تیار ہو۔ اور میری یہ آرزو ہے کہ گورنمنٹ ایک معقول رقم اس خرچ کے لیئے منظور کرے میں بہت خوش ہونگا اگر آپ کے ناظرین اس کے متعلق کچھ تجاویز کریں۔ تاکہ ہم گورنمنٹ کی ہر ممکن طریق سے مدد کر سکیں +

رائل سوسائٹیز کلب — آپ کا صادق

سینٹ جیمس سٹریٹ ایس ڈبلیو — ہیڈلے (الفاروق)

۱۵۔ مارچ

غیر معقول عقیدے

(از لارڈ ہیڈ لے۔)

ایک چٹھی میں جو حال ہی میں مَیں نے اپنے ایک دوست کو لکھی تھی جو کلیسیائے انگلستان کا ایک عہدیدار ہے۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ مذہب اسلام میں اس قسم کی مذہبی روکیں اور تعصب جو غیر معقولیت سے پیدا ہوں نہیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے ہم دوسرے مذاہب میں پاتے ہیں۔ جواب میں اُنھوں نے مسجد سے یہ دریافت کیا ہے کہ تعصب سے اور غیر معقول تعلیم سے میرا کیا مطلب ہے اور یہ بھی دریافت کیا ہے کہ کیا اسلام اپنی تعلیم میں اسی قسم کی مذہبی قیود عاید نہیں کرتا اور اسی طرح اپنی تعلیم نہیں منواتا جس طرح دوسرے مذاہب۔ اس چٹھی کے جواب میں جو محبت کے رنگ میں لکھی گئی ہے۔ میں نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ غیر معقول تعلیم سے میرا کیا منشاء ہے۔

عیسائی مذہب مجھے یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب چیزوں پر قادر سب باتوں کو جاننے والا سب پر رحم کرنے والا ہے اور سب سے بڑھ کر اور سب سے پہلے محبّت اور پاکیزگی میں غیر محدود ہے مجھے یہ بھی تعلیم دیجاتی ہے کہ اُس نے ساری چیزیں آسمان اور زمین کی پیدا کیں۔ اور کہ اُس نے انسان کو جو اس کے تمام عجائب کاموں میں سے عجیب تر ہے اپنی شکل پر بنایا۔ یہ سب کچھ اسلام کے مُطابق ہے۔

مگر اس سے آگے چل کر عیسائیت مجھے یہ بتاتی ہے کہ خدا کا ایک اکلوتا بیٹا تھا۔ اور کہ نسل انسانی کی کمزوریوں کو ناپسند کرنے کی وجہ سے جن کمزوریوں سے وہ بوجہ خالق ہونے کے پُورے طور سے واقف تھا۔ اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ نسل انسانی پر اپنے غضب کو دور کرنے کے لیئے اس اکلوتی بیٹے کو مرواڈالے۔ حالانکہ وہ بیٹا خود خدا اور رُوح القدس بھی تھا۔ اب اِس فعل کے نیچے وہی پُرانے مشرکانہ خیالات موجود ہیں۔ کہ کس طرح ایک غضبناک سندیا دیوتا کی مہربانی قربانی کے ذریعہ سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہ ساری تعلیم اسلام کے مُطابق نہیں +

مسلمان یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ سارے مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اس میں استقامت دکھاتے ہیں جو اپنے آپ کو اس کا کامل فرمانبردار بناتے ہیں۔ اور خوشی سے ان تکالیف اور ابتلاؤں کو قبول کرتے ہیں جو اُن کی بہتری کے لیئے ہوتی ہیں۔ اور اپنے ہمسائیوں یعنی سارے بنی نوع کے حقوق ادا کرتے ہیں نجات پائیں گے۔ درحقیقت انہی احکام الٰہی کی فرمانبرداری میں ہی نجات ہے اور ہم کفارہ کی ضرورت اس لیئے نہیں سمجھتے کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جب کبھی کسی نافرمانی پر اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے معافی مانگی جائے اور توبہ کی جائے تو وہ فوراً بلا کسی توسط کے اس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ بچپن کے زمانے سے میرا ہمیشہ یہی خیال رہا ہے کہ خدائے کریم اتنا بڑا اور غصے اور کینہ کے چھوٹے چھوٹے خیالات سے ایسا برتر ہے کہ وہ ہم سب کو ایک شفیق باپ کی محبت آمیز نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم اس کے ہاتھ سے بنے ہوئے ہیں۔ اور جس طرح ہم اس سے آئے ہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے بھی ہیں۔ اس قسم کے خیالات کہ وہ اپنا غصہ ہمارے اسکے مقرر کردہ رستہ سے ادھر اُدھر ہو جانے پر اپنے بیٹے پر نکالے۔ اور اس طرح اصلاح کرے۔ اسوقت بھی جبکہ میں ایک چھوٹا بچہ تھا مجھے اس تند مزاج لڑکی کا قصہ یاد دلاتے تھے جو اپنی سب سے عمدہ گڑیا کو اس لیئے ٹکڑے ٹکڑے کر دے کہ لکڑی کا برادہ جو اسکے اندر بھرا ہوا تھا وہ اس کی ایک لات میں سے نکلنے لگا تھا۔ جب میری تمام امیدیں ایک ایسے عقیدہ کو قبول کرنے کے لیئے منقطع ہو گئیں جس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانا پڑتا تھا۔ اور جو مجھے یقین ہو گیا۔ کہ ایک تاریکی کے زمانے میں صرف چند خاص اغراض اور مطالب کو سامنے رکھ کر بنایا گیا تھا۔ اور خدائے واحد پر میرا ایمان ہو گیا تو میں نے پہلی دفعہ یہ محسوس کیا کہ میرا قدم مضبوط زمین پر ہے +

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کی جو ہمیں پیارے ہیں آئندہ نجات اور خوشحالی سب سے بڑا امر ہے جس پر ہم کو غور کرنا چاہیئے عیسائیت کا یہ دعوےٰ ہے کہ کوئی شخص جو اس بات پر ایمان نہیں لاتا اور یسوع مسیح [illegible] اور تثلیث کو قبول نہیں کرتا وہ نجات نہیں پا سکتا۔ اسلام کوئی اس قسم کا غیر معقول دعویٰ نجات کے متعلق نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو بنایا۔ اسی کے ہم ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں جیسے حضرت موسیٰ عیسیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر ایمان لانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مگر نجات کا انحصار صرف

ہوئے پر ایمان نہیں لاتا۔

اس بات پر ہے اور یہی ہمارے خیال میں اسلامی تعلیم کا لب لباب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل محبت اور اُس کی رضا کا اپنے آپ کو کامل فرمانبردار بنایا جائے جس میں لازماً یہ شامل ہے کہ بنی نوع انسان کے ساتھ کامل درجہ کی ہمدردی ہو۔ یقیناً ایسے مذہب کو غیر معقول نہیں کہا جا سکتا +

دو سال سے زیادہ کا عرصہ گذرتا ہے۔ جب مینے علانیہ اسلام میں داخل ہونے کا اقرار کیا۔ تو میرے بعض رشتہ داروں نے مجھے خطوط لکھے جن میں مجھے یقین دلایا گیا۔ کہ اگر میں مسیح کی خدائی پر ایمان نہ لاؤں تو میں نجات نہیں پا سکتا۔ جواب میں مینے اس طرف توجہ دلائی کہ میری رائے میں مسیح کی خدائی کا سوال ایسا اہم نہیں جیسا کہ یہ دوسرا سوال کہ کیا مسیح نے خدا کے پیغام لوگوں کو پہنچائے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے بھیجا ہوُا ایک نبی تھا۔ اور اُس نے پیغام رسالت دُنیا میں پہنچایا۔ جس کے پیچھے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی آئی جس نے اپنے پیغام اسی طرح دُنیا کو پہنچائے۔ اعتقاد کے سوال پر غور کرتے ہوئے میری سمجھ میں یہ نہیں آتا۔ کہ وہ خدا جو بڑا رحم کرنے والا ہے مجھے ہمیشہ کے جہنم کی سزا اس لیئے دے کہ میں ایک خاص مذہبی فرقہ مثلاً عیسائیت کے اعتقادات کو کیوں قبول نہیں کر سکا۔ مگر یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ میرے اعمال بد کے لیئے وہ مجھے سزا دے۔ میرا دوست مجھ سے سوال کرتا ہے کہ کیا تم خود ہر ایک قسم کی بکواس تعصّب جھوٹ مکر کمینگی ظلم بہتان وغیرہ کو ناقابل برداشت نہیں پاتے۔ یقیناً میں پاتا ہوں۔ مگر کیوں ایک ایسے مذہب کی تعلیم کو ہم برداشت نہیں کر سکتے جو ان سب باتوں پر لعنت بھیجتا ہے۔

اسلام اور عیسائیت دونوں ان باتوں سے روکتے اور اُن کو بُرا بتاتے ہیں۔ مگر یہاں آ کر فرق پڑ جاتا ہے۔ اسلام ان لوگوں کے لیئے نجات کا دروازہ بند نہیں بتاتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے والے ہوں۔ خواہ اُن کے خیالات دوسرے اُمور کے متعلق کچھ بھی ہوں۔ مگر عیسائیت دعوے سے کہتی ہے کہ نجات کا انحصار نیک کاموں پر نہیں بلکہ نجات ناممکن ہے جب تک کہ یہ نہ مانا جائے کہ مسیح خدا تھا۔ اور کہ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور کہ بپتسمہ اور عشائے ربّانی وغیرہ کی رسُوم ضروریات میں سے ہیں۔ اور خدا ایک نہیں بلکہ تین ہیں اور یہی فرق ہے۔ اسلام کے سادہ اور معقول اور وسیع تعلیم اور عیسائیت کے غیر معقول عقاید پر اصرار کرتے ہیں۔

پھر میں اپنے دوست کی چٹھی کا ایک حصہ نقل کرتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے

"ایسے بیانات جن پر منوانے کی قید صادر نہ ہو ذیل کی طرز کے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ ممکن ہے خدا ہو یا نہ ہو۔ ممکن ہے مسیح خدا ہو یا نہ ہو۔ ممکن ہے خدا کی ذات میں ایک اقنوم ہو یا دو یا ایک ہزار ہو سکتا ہے کہ محمدؐ خدا کے نبی ہوں اور ہو سکتا ہے کہ نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ قرآن میں نری صداقت ہی صداقت ہو یا وہ غلطیوں سے پر ہو۔ ممکن ہے خدا پر ایمان لانا اور اسکی فرمانبرداری کرنا ضروری ہو اور ممکن ہے کہ نہ ہو تو کیا اس قسم کا مذہب جس کی بنا اس قسم کے بیانات پر ہو اس قابل ہے کہ کوئی انسان اسے قبول کرے یا دوسروں کے سامنے پیش کرے وہ مذہب جس پر برداشت کرنے والے مذہب کا نام صادق آسکتا ہے صرف ایسا مذہب ہو سکتا ہے جو ہر قسم کے اعتقادات اور اعمال کو جائز رکھے اور کسی امر کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہ کرے"

اس کے جواب میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عیسائی اور مسلمان دونوں اس قدر پر ایمان لانے میں متفق ہیں کہ ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور کہ ہمیں اس سے محبت کرنی چاہیئے اور اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے اور بنی نوع کے ساتھ نیکی کرنی چاہیئے۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ اختلاف کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ مسلمان کہتا ہے "میں اس سادہ ایمان پر مطمئن ہوں اللہ تعالیٰ ہمیشہ میرے ساتھ ہے بغیر کسی درمیانی واسطہ کے میں ہر وقت اس کی جناب میں حاضر ہو سکتا ہوں۔ جو میں اس کی حمد کرتا ہوں جو میں نماز پڑھتا ہوں جو میں اس کے رحم کے لیے دعائیں کرتا ہوں وہ سب کو سنتا ہے اور میرے گناہ معاف کرتا ہے"۔ عیسائی کہتا ہے "نہیں یہ کافی نہیں۔ مجھے کچھ اور بکار ہے۔ پروہت ہوں۔ قربانیاں ہوں۔ رسومات ہوں۔ کفارہ ہو جو خدا کے اکلوتے بیٹے کی عارضی موت سے پیدا ہو۔ پھر کنواریوں اور مقدس لوگوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے اور ایک کلیسیا ہو جس کو میں مسیح کی دولہن کہوں تاکہ مذہبی دنیا میں یہ قائم رہ سکے"

یہ وہ بات ہے جس کا نام میں غیر معقولیت سے منوا نا رکھتا ہوں۔

عیسائی کلیسیا کی سب سے پہلی شاخ کی یہ تعلیم ہے کہ انسان کے لیئے بہشت کا رستہ ٹھیک اور مناسب طور سے اسی وقت کھلتا ہے جب پہلے ایک پروہت اسے کھولنے والا ہو۔ پھر کسی مقدس بزرگ کی امداد طلب کی جائے پھر کنواری مریم کی پھر مسیح کی اور آخر کار ان سب ذرائع سے

خدائے قادر کے کان تک ہماری التجا پہنچ سکتی ہے۔ مرتے ہوئے انسان کو حد درجہ کی رحمت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر وہ اس دنیا کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ گناہگار کو گناہ سے پاک ہونے کی ضرورت ہے۔ اور یہ دونوں باتیں کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے میسر آسکتی ہیں جس کے متعلق کم و بیش یہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ بہشت کے دروازہ کی کنجیاں اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ میرے نزدیک یہ تمام غیر معقول باتیں ہیں جو انسان نے خود بنائی ہیں اور غیر ضروری ہیں۔ اسلامی اعتقاد کسی ایسے درمیانی واسطہ کو نہیں چاہتا۔ کیونکہ ہم اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے ہونے کی وجہ سے ہم ہر وقت دن اور رات کے ہر لمحہ میں اُس کے ہاتھوں میں ہیں۔

اس قسم کے اعتقادات میرے نزدیک ذرا وسیع پیمانے پر اس قسم کی دھمکیاں ہیں جیسی پُرانے زمانہ میں نیک نیت والدین جھوٹے طور پر بچوں کو دیا کرتے تھے تاکہ وہ ڈر کر فرمانبرداری اختیار کریں۔ پادری نہ وہ اعتقاد لوگوں پر اپنا قبضہ اسطرح جمائے رکھتا ہے کہ وہ ان کو ایک فرضی شیطان کی دھمکیوں سے ڈراتا ہے کہ گویا ایک غضب آلود خدا ہر وقت اس کو جھپٹ لینے کے لئے تیار ہے یہ خشم آلود خدا گویا ایک ایسا دیوتا ہے جس کے سامنے ایک قربانی چڑھائی جاچکی ہے۔ مگر اس پر وہ مطمئن نہیں اور مزید قربانی چاہتا ہے۔ گویا علاوہ اس قربانی کے جو ہو چکی عقل اور دل کی قربانی بھی کرنی ضروری ہے۔ اس مہیب جنگ کے سارے مظالم اور خوفناک منظروں کے باوجود میں خدا کے انصاف اور رحم پر ایمان رکھتا ہوں۔ لیکن اگر میرا یہ اعتقاد ہو کہ خدا محض ایک رائے کے معاملہ میں یا خلاف نور قلب ایک بات کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے لوگوں کو ہمیشہ کے جہنم میں ڈالے گا تو میں اس کے رحم اور محبت پر ایمان نہیں رکھ سکتا۔ میں اپنے بچوں کو بہت کہتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے خیالات کیا ہیں اور میں نے اپنی قابلیت کے مطابق سب باتوں کی تشریح تمہارے سامنے کردی ہے۔ اب اس کے بعد اگر تم یہ ایمان رکھنا چاہو کہ کنواری مریم خدا کی ماں ہے۔ یا کہ مسیح خدا ہے تو میری محبت میں جو تمہارے ساتھ ہے کمی نہیں ہوگی۔ مگر مجھے اس بات کا افسوس ضرور ہوگا۔

چند خصوصیات اسلامی

اسلامی کہاوتیں

۱- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مسلم کی زندگی کے بعض اہم ترین اور ضروری اصول چھوٹے چھوٹے فقروں کے لباس میں ہر ایک مسلمان کے سامنے آٹھوں پہر رہتے ہیں خواہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ عرب ہو یا ایرانی یا افغان یا ہندوستانی یا چینی یا ترک یا مصری۔ ایشیائی ہو یا یورپ افریقہ یا کسی اور ملک کا رہنے والا ہو۔ آج اسلام میں داخل ہوا یا نسلاً بعد نسل مسلمان چلا آیا ہو چونکہ یہ اصول چھوٹے چھوٹے جملوں کے رنگ میں ہیں اس لیئے ان کا نام اگر اسلامی کہاوتیں رکھا جائے تو غیر موزوں نہیں ہے۔ ان جملوں میں نہ صرف بعض زریں اصول زندگی ہی پوشیدہ ہیں جو انسان کو ہر حال میں کام دینے والے ہیں۔ بلکہ یہ جملے یہ اسلامی کہاوتیں اس وجہ سے کہ ساری اسلامی دنیا میں شہرت رکھتے ہیں اور ہر ایک مسلمان گھرانے میں یکساں علم ان کا ہے اور ہر مسلم کی زبان پر یکساں پائے جاتے ہیں۔ درحقیقت اسلامی محبت و اتحاد کی اسی قدر ضمانتیں ہیں اس زنجیر اخوت کی اسی قدر کڑیاں ہیں جن کے اندر ساری دُنیا کے مسلمان جکڑے ہوئے ہیں اور جو مشرق کے ایک مسلمان کے دل کو مغرب کے مسلمان کے دل سے ملاتے ہیں۔ یہ جملے تمام ملکی اور زمین کی حد بندیوں سے بالاتر قوم اور ذات کی قیود سے آزاد۔ رنگ اور زبان کے اختلاف سے غیر متاثر ہیں اور وہ ایک مسلمان کی سچی وراثت ہیں۔ خواہ وہ ایک پررونق شہر میں ہجوم کے اندر ہو یا اکیلا کسی جنگل میں ہو۔ درحقیقت ان کا دائرہ ایسا ہی وسیع ہے جیسے کہ خود دنیا کا

مسلم کی زندگی کے ان زرین ہدایت ناموں کو میں ان الفاظ سے شروع کرتا ہوں جن سے قرآن کریم کی ابتدا ہے۔ اور جو وہ پہلا جملہ ہے جو ہر ایک ملک میں ہر ایک قوم میں ہر ایک گھرانے میں ہر ایک مسلم بچہ کو سب سے پہلے سکھایا جاتا ہے اور جن الفاظ کو ہر ایک مسلمان ہر کام اور بالخصوص اہم کاموں کی ابتدا میں دُہراتا ہے۔ دُنیا میں شاید کوئی مسلمان نہ ہوگا جو ان الفاظ سے

ناواقف ہو۔ اور وُہ الفاظ کیا ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا اور بھی اختصار کرکے صرف بسم اللہ جسکے معنے ہیں۔ خدا کے نام سے۔ بسم اللہ ایک رنگ میں سارے قرآن کریم کا گویا خلاصہ ہے۔ کیونکہ سورہ فاتحہ کے سارے مطالب اجمالی رنگ میں بسم اللہ کے اندر موجود ہیں اور اسطرح پر گویا بسم اللہ سورہ فاتحہ کا خلاصہ ہے۔ لیکن سورہ فاتحہ خود سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔ اسی لیئے اس کا نام ام القرآن بھی ہے۔ ان الفاظ کو کیوں ایک مسلمان کے ہر کام کی ابتداء میں رکھا گیا ہے۔ خود ان الفاظ کی ابتداء اس پر روشنی ڈالتی ہے۔

انسان کی گری ہوئی حالت۔ ہاں ساری نسل انسان کی نفرتِ تنزل میں چلے جانے کی حالت کو مشاہدہ کرکے وہ انسان جو نسل انسانی کا سب سے بڑا ہمدرد ثابت ہوا ہے۔ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم غار حرا کی کنج تنہائی میں عزلت گزین ہوا تا کہ ایک خلوص بھرے دل کے اندرونی رازوں کو اپنے مالک حقیقی کے سامنے کھولے اور اس کی جناب میں گڑگڑائے اور گریہ وزاری کرے گو آپ نے صرف عرب اور شام کی پستی کا ہی مشاہدہ کیا تھا۔ مگر آپ کا پاک دل گویا کل قوموں کی بگڑی ہوئی حالت پر اطلاع پا چکا تھا۔ جیسا کہ بعد کے ان الفاظ سے جو آپ کے قلب مطہر پر نازل ہوئے کہ ظهر الفساد فی البر والبحر ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ایک طرف اگر آپ ان تاریکیوں اور جہالتوں ان بداعتقادیوں اور ناپاک اور ذلیل کاموں پر تاسف کرتے تھے تو دوسری طرف کوئی ایسی راہ بھی آپ کو نظر نہ آتی تھی کہ نسل انسانی کو اس گری ہوئی حالت سے باہر نکال سکیں۔ آپ کے ذرائع ایک اتنے بڑے کام کے لیئے کچھ بھی نہ تھے۔ آپ کا والد تو آپ کی پیدائش سے بھی چند ماہ بیشتر فوت ہو چکا تھا۔ ابھی چھ سال کی عمر تھی کہ والدہ ماجدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ دو سال بعد آپ کے دادا عبد المطلب بھی فوت ہو گئے۔ مال اور دولت آپ کے پاس نہ تھا۔ کہ کسی اصلاح کی بنیاد مال کے بھروسہ پر ڈالتے۔ علم آپ نے کوئی حاصل نہیں کیا تھا۔ بلکہ آپ کو پڑھنا اور لکھنا بھی نہیں آتا تھا۔ آپ اُمی یعنی ان پڑھ تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے۔ اس طرح پر اس عظیم الشان اصلاح کے لیئے جس کی تڑپ ایک سچے ہمدرد نوع انسانی کے دل میں پیدا ہو سکتی ہے آپ کے پاس کوئی بھی سامان نہ تھا۔ آپ کے دل میں ایک تڑپ تھی۔ مگر اس کے پورا ہونے کا کوئی بھی سامان نہ تھا۔ آپ کو کوئی راہ نظر نہ آتی تھی

جس سے آپ ان لوگوں کو ان جہالتوں اور غلطیوں سے باہر نکال سکیں۔ اسی تڑپ اور اسی مشکلات کا نقشہ قرآن کریم سورہ والضحیٰ میں ایک ہی لفظ میں کھینچا ہے[۲] کیونکہ کوئی سامان آپ کے پاس تھا ہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے راہ دکھادی۔ یہاں خیال سے مراد صرف اس قدر ہے کہ آپ کو اپنی کوشش سے۔ ہاں محض انسانی کوشش سے کوئی راہ نہ مل سکتی تھی۔ اور آپ حیران تھے کہ کیا ہوگا اور کس طرح دنیا سے تاریکی کا تسلط اٹھ کر لوگ حق کو قبول کریں گے کہ ناگہاں خدا کی طرف سے ایک روشنی نمودار ہوئی اور وہی روشنی ان تاریکیوں کے اندر آپ کی ہادی راہ ہوئی خدا کا فرشتہ ناموس اکبر جو ہمیشہ خدا کے پیغام اسکے برگزیدہ بندوں کو پہنچاتا رہا تاکہ وہ انسانوں کو تاریکیوں سے باہر نکالے آپ پر ظاہر ہوا اور سب سے پہلا پیغام یہی لایا کہ پڑھو۔ کیا پڑھیں اور کسطرح پڑھیں کیونکہ پڑھنا تو آپ جانتے نہ تھے اس لیئے آپ نے جواب میں یہی فرمایا ما انا بقاری۔ میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ فرشتہ نے پھر وہی لفظ دوہرائے اور وہی جواب آپ نے دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ اسی بات کا اعادہ ہوا۔ کیونکہ جو شخص پڑھنا نہیں جانتا تھا وہ کس طرح پڑھنے پر قادر ہو۔ اس لیئے ناموس اکبر نے چوتھی مرتبہ کہا اقراء باسم ربک الذی خلق اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ ان الفاظ میں کیا بجلی کی طاقت تھی۔ ہاں بجلی کی طاقت بھی اس کے مقابل ہیچ ہے۔ کہ رب کے نام سے پڑھنے کا حکم پاتے ہی وہ سب تاریکی دور ہوگئی وہ سب حیرت اور طبیعت کی کشمکش جاتی رہی۔ ایک لمحہ کے لیئے یہ خیال دل میں آیا کہ کیا کل عالم کی اصلاح کے عظیم الشان کام کو میں سر پر اٹھا سکتا ہوں مگر باسم ربک نے ساری مشکلات کو حل کردیا اور سارے بوجھوں کے پہاڑ کو اڑا دیا۔ اور ادھر حکم ملا ادھر آپ اصلاح خلق کے کام میں لگ گئے۔ وہ عظیم الشان کام جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے اپنی کوشش سے کرنا ایسا ناممکن تھا کہ کبھی اس کے کرنے کا وہم بھی کسی کو نہ ہو سکتا تھا۔ وہ خدا کی مدد سے ایسا سہل ہوگیا کہ اب کوئی مشکل آپ کی راہ میں باقی نہ رہی۔ ہاں اس خدا کے نام کی مدد سے ہی جو ناممکن تھا ممکن ہوگیا۔

یہ ہے ان الفاظ کی ابتداء اور ان حالات ہیں۔ ہاں اس بسم اللہ ہیں جس کے ساتھ قرآن کریم شروع ہوتا ہے۔ ایک مسلم کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ وہ عظیم الشان کام جو فی الحقیقت ناممکن نظر آتا تھا۔ اس کو خدا کے نام نے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت نے ایسا آسان کردیا تو ایک مسلم کی زندگی میں وہ کونسی مشکل ہے جو ایسے خدا کے نام کی مدد سے دور نہیں ہو سکتی۔ ہاں اس کو

[۲] ووجدک ضالاً فھدیٰ - یعنی تجھ کو راہ کا طالب پایا تو راہ دکھادی

یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو کام اس کی اپنی کوشش سے نہیں ہو سکتا وہ بسم اللہ سے ہو سکتا ہے اور اسی لیئے اُسے تاکید ہے کہ وہ ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرے۔ وُہ بات جو انسان کو منزل مقصُود تک پہنچاتی ہے وہ جو اس سے بڑے بڑے جوانمردی کے کام کرا سکتی ہے وہ کیا ہے کامیابی کا یقین۔ یہ یقین کہ کوئی روک اسکے راہ میں ایسی نہیں جو دور نہ ہو سکے۔ اسی سے انسان کے اندر وہ عزم پیدا ہوتا ہے جس کے سامنے مشکلات کے پہاڑ دُھنی ہوئی روئی کی طرح اڑجاتے ہیں وتکون الجبال کالعھن المنفوش اسی یقین کو پیدا کرنے کے لیئے اسے بسم اللہ سکھائی گئی ہے۔ اور اسے بتایا گیا ہے کہ وہ کسی کام کو ناممکن نہ سمجھے بلکہ خواہ اس کی اپنی کوشش کسی کام کے مقابل میں کیسی بھی کمزور نظر آئے۔ اس کو اپنی کمزوری پر نہیں بلکہ اس ذات پاک کی طاقت پر بھروسہ کرنا چاہیئے جس نے سب کچھ پیدا کیا۔ اس طرح پر بسم اللہ گویا انسانی زندگی کی ساری مشکلات کی کنجی ہے۔ جس کے سامنے مشکلات کے تالے ٹوٹتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں انسان کا دل اپنی کمزوری کو محسُوس کرتا ہے۔ مگر خدا کی مدد کا بھروسہ اس کی ساری کمزوریوں کو دُور کر کے اس کے دل کو پہاڑ کی طرح مضبوط بنا دیتا ہے بُہت باتیں ہیں جو انسان کے نزدیک ناممکن ہیں۔ مگر خدا کے نزدیک کچھ ناممکن نہیں۔ پس بسم اللہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ انسان کے قلب کی کیا حالت ساری مخلوق کی خالق کے سامنے ہونی چاہیئے۔ اپنی عاجزی کا پورا اعتراف اور خدا کی مدد کا کامل بھروسہ۔ پہلا اعتراف انسان کے قلب کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ دُوسری جگہ سے امداد حاصل کرے۔ دُوسرا یقین انسان کے لیئے وہ سرچشمہ ہے جو اس کی ساری کمزوریوں کو دُور کر دے گا۔ اور یوں توحید الہٰی کا عملی سبق ہر مسلمان کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ملتا ہے اور یہ وُہ بات ہے جو ساری کتب مقدسہ کی اوراق گردانی کے بعد بھی انسان کو کہیں نہیں مل سکتی +

ایک اور بات جو قابل غور ہے وُہ یہ ہے کہ صفات الہٰی کی جو تصویر بسم اللہ میں کھینچی گئی ہے وُہ کیسی ہے۔ یہاں تین نام ذات باری کے آئے ہیں۔ اللہ۔ رحمٰن۔ رحیم۔ اور چونکہ ایک مسلمان اپنے ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس لیئے یہ تین نام گویا وہ اسمائے الہٰی ہیں جو شب و روز ایک مسلمان کے سامنے رہتے ہیں۔ [illegible] صفات الہٰی میں وہ شب و روز

پناہ ڈھونڈتا ہے۔ ان میں سے لفظ اللہ ذات باری کا ذاتی نام ہونے کے علاوہ توحید الٰہی کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عربی زبان میں سوائے خدائے واحد کے اور کسی پر نہیں بولا گیا۔ پھر اسم اللہ جامع جمیع صفات حسنہ باری تعالےٰ ہے۔ دوسرا اسم ذات باری کا جو بسم اللہ میں پایا جاتا ہے۔ الرحمٰن ہے جس کے معنے ہیں صفت رحم کو کمال کے ساتھ رکھنے والا۔ وہ جس کا رحم کافر و مومن پر یکساں ہے۔ یعنی اس کی صفت رحمانیت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کے استحقاق پیدا کرنے سے پہلے وہ اپنا رحم اس پر کرتا ہے اور اس لیئے یہ رحم اسکا ساری مخلوق کے لیئے عام ہے۔ تیسرا اسم رحیم ہے۔ جس کے معنے ہیں وہ جس کی صفت رحم بار بار کام کرتی رہتی ہے صفت رحیمیت کا تعلق انسان کے افعال کے ساتھ ہے۔ یعنی جو شخص اپنے آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے وہ صفت رحیمیت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ گویا صفت رحمانیت کا رحم ایک عام قانون کے رنگ میں ہے اور صفت رحیمیت کا رحم ایک فعل کے نتیجہ کے رنگ میں۔ وہ رحمان ہی کہ اس نے انسان کے پیدا ہونے سے پہلے وہ سارے سامان پیدا کیئے جن سے انسان فایدہ اٹھاتا ہے اور وہ رحیم ہے کہ جو انسان اس کے قوانین اور سامانوں کو اپنے کام میں لاتا ہے وہ اُن سے فایدہ اٹھاتا ہے۔ پس یہ تینوں اسمائے یعنی اللہ۔ رحمان۔ رحیم ذات باری تعالےٰ کے کمال۔ اسکی محبت اور اس کی رحمت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسی ذات پر بھروسہ کرتا ہے اور اس سے مدد طلب کرتا ہے۔ وہ یقیناً محروم نہیں کیا جاتا +

بسم اللہ اس بات کا فیصلہ بھی کرتی ہے کہ ایک مسلمان اپنے خدا کو کیسا سمجھتا ہے کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درحقیقت قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ درخلاصہ ہے۔ اس لیئے جن صفات الٰہی کا بیاں اظہار ہے۔ وہ خدائے اسلام کی صفات کا اصلی نقشہ دکھاتی ہیں۔ اب بسم اللہ میں اسم اللہ کمال پر۔ اسم رحمان محبت غیر متناہی پر۔ اسم رحیم غلبہ رحم پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام اس خدا کو پیش کرتا ہے جس کی ذات میں کمال۔ اور جس کی صفات میں محبت اور رحم کا غلبہ ہے۔ اور ان صفات الٰہی کو ہر وقت نظر کے سامنے رکھنے سے ایک مسلمان بھی انہی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس نہ صرف بسم اللہ اس بات کا فیصلہ کرتی ہی کہ خدائے اسلام کی صفات غالب محبت اور رحم ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی یہ بھی سکھاتی ہے۔ کہ اس

انسان کو جو ہر حال ایک محبّت اور رحم والے خدا کی مدد طلب کرتا ہے۔ خود بھی محبّت اور رحم کی صفات اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔

بعض معترضین نے کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عربوں کو طائف کے شاعر امیہ نے سکھائی تھی یہ یقیناً غلط ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کفار عرب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے لکھنے سے انکار کرتے ہیں اور اس کی بجائے اپنی پرانی طرز میں باسمك اللّٰھم لکھتے ہیں۔ کیونکہ سہیل بن عمرو نے معاہدہ حدیبیہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے سے انکار کیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک قوم کے اندر ابتداء کرنے کے لئے بطور تبرک کوئی جملہ استعمال کیا جاتا ہوگا۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ بسم اللہ کسی قوم میں مروّج تھی۔ اسلام کا کمال اس میں نہیں کہ پہلوں کی خوبیوں کا انکار کرے۔ بلکہ پہلوں میں بھی خوبیوں کا ہونا تسلیم کر کے اُن سے بڑھ کر خوبی کی بات پیش کرتا ہے۔ بسم اللہ کی جو صورت قرآن کریم نے سکھائی۔ اور جن جن صفات الٰہی کا اس کے اندر بطور خلاصہ نقشہ کھینچا وہی اسلام کے اختیارات میں سے ہے

ایک اعلیٰ خاندان لیڈی کا قبول اسلام

اسلام ایسا مذہب ہے جس کی اشاعت کرنے والے وہی رہے جو الفقر فخری کا نعرہ لگاتے تھے۔ اسلام نہ کسی شاہ گوتم بُدھ کا ممنون ہے نہ کانسٹائن کا۔ بلکہ تاریخ شاہد ہے۔ کہ اُس نے تو شہنشاہوں اور اُن کی سلطنتوں کو خاک کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ جب کبھی کسی اصول کی بات آن پڑی۔ آج زار روس اور اس کی کل سلطنت مُسلمان ہوتی۔ اگر مسلمان علماء نے اصول سے نہ ہٹنے میں سختی نہ کی ہوتی۔ اسلام نہ صرف اپنے بوریا نشینوں پر نازاں رہا ہے۔ بلکہ اُس نے جمہورانہ اصُول ایسے رائج کیئے ہیں۔ کہ بڑے بڑے متکبرین و مغرورین غریبوں اور گداؤں سے دوش بدوش کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ اسلام کے

آگے سرنگوں ہو گئے ہیں۔ بڑے بڑے کشورستان اسلام کے زیر بار احسان رہے ہیں۔ یہ اسلام کی ایک خاص شان ہے۔ کہ وہ اپنے بے نظیر اصولوں کے باعث دُنیا میں نمودار رہا۔ اور رہے۔ نہ بادشاہوں کی تلوار کا وہ محتاج نہ دولتمندوں کی دولت کا۔ اسلام کے لیئے دل سے بے تاب ہونے والے اب بھی زیادہ تر غریب ہی ہوتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان ہی میں سوائے ایک عالی شان خاتون جنابہ مکرمہ محترمہ سُلطان جہان بیگم والیہ بھوپال کے اور کون رئیس ہے۔ جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ اسلام کسی خاص جماعت کا نہیں۔ بلکہ دنیا کا مذہب ہے۔ اور دُنیا میں زیادہ تعداد بادشاہوں... اور رئیسوں کی نہیں بلکہ مسکینوں درویشوں اور باوشما کی۔ لیکن اسلام ہرگز صرف غریبوں کا مذہب نہیں۔ اسلام امیر غریب بادشاہ فقیر سب کا مذہب ہے۔ اسلام سے غریب امیر ہو جاتا ہے۔ اسلام سے بادشاہ شہنشاہ بن جاتا ہے۔ اسلام کی مساوات ہرگز بادشاہ کی بادشاہی نہیں چھینتی۔ بلکہ اُس کی بادشاہی میں اضافہ کرتی ہے۔ اور اُسے پائیدار اور خوشحال بناتی ہے۔ رئیسوں کی ریاست کی شان اسلام سے دوبالا ہوتی ہے۔ اس لیئے مبارک ہیں وہ رئیس انگلستان کے جو اسلام قبول کریں +

ڈاکٹر المامون سہروردی صاحب کے وقت میں لارڈ اسٹینلے نے اسلام قبول کیا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے وقت میں لارڈ ہیڈلے نے اب ہمارے مولوی صدرالدین کے دور میں آنریبل مسز گفرڈ نے جو صاحبزادی لارد سڈبری ڈربی کی ہے Hon'ble Mrs Gifford اسلام قبول کیا۔ اس بزرگ خاتون کا نام حمیدہ بیگم رکھا گیا ہے۔ الحمد للہ الحمد للہ ان کا ایک صاحبزادہ لفٹنٹ بیری گفرڈ جس کا اسلامی نام محمد اسد اللہ ہے۔ پہلے ہی مسلمان ہو چکا ہے۔ اور انھوں نے اطلاع دی ہے کہ دوسرا بیٹا بھی مسلمان ہے اعلان بھی انشاء اللہ کر دیگا + میں آج نہیں دس سال سے لکھتا رہا ہوں کہ یہاں اسلام کی اشاعت کچھ زیادہ دشوار نہیں۔ اگر معقول تنظیم عمل ہو۔ اور اُس وقت تک کے لیئے معقول سرمایہ کا انتظام ہو جاوے۔ جب تک یہاں خود ہی مشن جاری

کرنے کا چسکا نومسلموں میں پیدا ہو جاوے۔ یہاں جس بات کی ضرورت ہے وہ اشتہار ہے۔ لوگوں کو یہ بتانا ہے۔ کہ ایک مذہب اسلام ہی ہے جو انسان کی عقل کے مطابق ہے جو انسان کے قلب کو تسکین دے سکتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ یا تو یہاں اسلام سے واقفیت ہی نہیں۔ اور اگر ہے تو وہ واقفیت متعصب پادریوں کی پیدا کی ہوئی ہے اور اُسکا یہ حال ہے کہ اسلام کے نام سے ہیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلام وحشیوں کا مذہب سمجھا جاتا رہا۔ اگر یہاں اسلام کا اشتہار کافی ہو سکے تو تثلیث پرستی بہت جلد یہاں سے مفقود ہو سکتی ہے۔ عیسائی یہاں صرف جاہل اور وہ بھی عورتیں ہی ہیں۔ پڑھے لکھوں میں دھریت کا زور ہے۔ اسلام میں خدا نے دھریت اور توہم دونوں کے زیر کرنے کی قوت رکھی ہے۔ اسلام کی اشاعت یہاں آسان ہے۔ اگر کافی روپیہ صرف کیا جاوے۔ اسلئے کہ حرف آشنا بیان کی خلقت ہے۔ آزادی بھی ہے۔ تحریر اور تقریر دونوں ذریعہ سے اشاعت اسلام ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے لیئے روپیہ کی بہت ضرورت ہے اور اس کی ابھی کمی اور بہت ہی کمی ہے۔ ابھی یہ توقع رکھنا کہ یہاں کے مشن کے کام کے لیئے روپیہ یہاں سے خود ہی مہیا ہوگا۔ سخت غلطی ہوگی۔ جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں اُن پر اسلام کے مشن کا بار ڈالنا ہماری جمعیت کے بھی خلاف ہے اور اس کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ کہ جو مسلمان ہو وہ یہ جرمانہ بھی دے کہ اسلام کے مشن کا کفیل ہو +

ہمارے یہاں کے اہل مقدرت لوگوں میں کتنے وہ حضرات ہیں جنھوں نے اسلامی مشن میں مدد دی ہے۔ اس میں بھی ایک والیہ بھوپال کو مستثنےٰ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اُس خاتون کو تو خدا نے واقعی شیدائے اسلام بنایا ہے۔ کوئی صدا اسلام کے لیئے بلند ہو اور وہ لبیک کہنے کو موجود۔ اگر عام طور پر یہی حال ہوتا تو آج ہمارے مشن کی حالت ہی اور ہوتی۔ روپیہ کی کمی ہی کی وجہ ہے۔ کہ مشن ایک دیہات میں پڑی ہے۔ چاہیئے یہ تھا۔ کہ مرکز لنڈن خاص میں ہوتا اور اسکے شعبہ ہر بڑے بڑے شہر او قصبہ میں شعبوں کا انتظام تو خیر جا ہے کچھ دیر کو ہی ہو

مگر بہت ضروری ہے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے لنڈن میں صدر مقام بنایا جاوے۔ یہاں ووکنگ میں لوگوں کا آنا جانا مشکل۔ پھر یہ ایک معمولی دیہات مشن کا پتہ ہی لوگوں کو نہیں چلتا۔ اور چلتا بھی ہے تو یہاں کوئی کیسے جلد جلد آسکتا ہے۔ جب ہماری نماز یہاں عید کے دن شان سے ہوئی Cenema سنما کے ذریعہ سے تمام انگلستان میں ایسا اشتہار ہو گیا۔ کہ ہم لاکھوں روپیہ صرف کرتے۔ تب بھی ویسا نہ ہو سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ ہم اُس اشتہار سے زیادہ فایدہ نہ اُٹھا سکے اگر لنڈن میں ہمارا مرکز ہوتا تو اُس اشتہار کی وجہ سے جوق جوق لوگ ہمارے یہاں روزانہ آتے رہتے۔ مجھے تو لنڈن کے مکان کی اس قدر بیتابی ہے۔ کہ اگر مرکزی اسلامیہ سوسائٹی کے پاس سرمایہ ہوتا تو میں فی الحال اسی کی طرف سے مکان لے لیتا +

یہ سوسائٹی جب پہلے اسلامک سوسائٹی کے نام سے منسوب تھی۔ تب بھی اُس کے اثر سے متعدد لوگ مُسلمان ہو گئے تھے۔ اور اسلام سے تعصّب تو ہزاروں کا اُس نے دفع کر دیا تھا۔ بلکہ اُس کے جلسوں میں تو وہ لوگ بھی شریک ہوتے تھے جو کسی مشن کے جلسہ میں ہرگز نہ شریک ہوتے۔ اور اس طرح اُن کا اسلام سے جہل مرفع نہ ہو سکتا +

انشاء اللہ وقت آویگا کہ یہاں کی مشن ہندوستان کی مالی مدد سے مستغنیٰ ہو جاوے گا۔ مگر ابھی تو وُہ وقت نہیں۔ ابھی تو اگر ہندوستان کے مسلمان جلد جلد ایسی خوشخبریاں سُننا چاہتے ہیں۔ کہ فلاں لارڈ یا فلاں بیرونس مسلمان ہوئے تو اُن کو چاہیئے کہ وہ لنڈن میں مرکز کا انتظام کریں۔ جو کام ووکنگ میں ہو رہا ہے وہ بے شک جاری رکھنا چاہیئے۔ جو مسجد یہاں آباد ہو چکی ہے اُسے برابر آباد رکھنا چاہیئے۔ لیکن لنڈن میں مرکز ضروری ہے۔ لنڈن کی مسجد تو جب بنے بنے۔ اُس کے لیئے تو بہت بڑے سرمایہ کے جمع ہو جانے کا انتظار ہو رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ غلط پالیسی ہے۔ لیکن اب اس کی بحث چھیڑنے

کا موقع نہیں۔ فی الحال یہ ہونا چاہیئے۔ کہ لندن میں کسی اچھے مقام پر دو اڑھائی سو پونڈ سال کے کرایہ پر مکان لے لیا جاوے۔ اور وہ مشن کے کام کا مرکز بنا دیا جاوے۔ مسجد نہیں تو لندن کے ایک مکان میں سے ایک بلال کی اذان کی آواز بلند ہونی چاہیئے۔ تب ہی ہم اُن سر بر آوردہ مسلمانوں سے بھی خوب کام لے سکیں گے جو مسلمان ہوئے ہیں۔ اور لکچر اور سوشیل جلسہ ہو سکیں گے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ ہم یہاں کی خلقت سے اسلام کی رونمائی کرا دیں۔ باقی کام اُس کی اپنی دلربائی کرے گی +

مشیر حسین قدوائی
ووکنگ مسجد
بقلم بلال نور احمد ۴/۱۶ ۱۳

براہین نیرّہ

(حصّہ اوّل)

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب

(معروف بہ زندہ و کامل الہام)۔ قیمت .... (۱۰/)

اس میں یہ دکھلایا گیا ہے۔ کہ قرآن ایک خاتم اور ناطق الہامی کتاب ہے جس میں تہذیب تمدّن کے کامل قوانین موجود ہیں۔ اس ضمن میں مصنّف نے ایک حکیمانہ بحث میں موجودہ تہذیب پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے۔ کل مذاہب دیگر کے عقائد اور اصولوں پر نہایت منطقی بحث کی گئی ہے +

منیجر اشاعت اسلام۔ عزیز منزل۔ احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

ووکنگ مشن کے ترقی خواہ ضرور ان سطور کو پڑھیں

بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کا کام آئندہ کس طرح چل سکتا ہے؟

اس مشن کی آمد و خرچ ۱۹۱۵ء

جس اہمیت کو آج ہمارا مسلم مشن کیا یہاں اور کیا انگلستان پہنچ چکا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ جو کامیابی فوق العادہ طریق پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی فضل و کرم سے ہمیں عطا کی۔ نہ اُس کے ہم مستحق اور نہ اُس کے حصول کے لیے ہماری کوششیں کتفی۔ دنیا کا کوئی مذہب ہمارے مقابل اپنے تبلیغی کوششوں کے ثمرات گذشتہ دو تین صدیوں میں بھی ایسے نادر نہیں دکھلا سکتا جو خدا تعالیٰ نے گذشتہ دو تین سال میں ہمیں عطا کیے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے مغرب میں کچھ اسباب بھی ایسے پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ جنھوں نے وہاں کے غور و فکر کرنے والے اور مذہب کی دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اسلام کے قریب کر دیا ہے۔ یہ لوگ مذہب مغرب کے موجودہ مروجہ شکل سے بیزار ہو کر مختلف رنگوں میں اُن صداقتوں کو تسلیم کرتے جاتے ہیں۔ کہ جن کی حیثیت مجموعی کا نام اسلام ہے۔ یہ وہ امور ہیں جن پر میری نگاہ بہ تدریج ابتداء میں پڑی۔ اور زیادہ مطالعہ اور زیادہ میل جول مزید تفحص حالات نے مجھے سمجھا دیا کہ یہ رشنلزم۔ یہ پورنے لو ازم۔ یہ سوشیلزم۔ یہ نسوانی تحریک طلب حقوق۔ یہ سپرچولزم یہ ناسٹیزم یہ اینھک ازم اور ایسا ہی دیگر روحانی اخلاقی مجلسی تحریکیں جو اس وقت بطور مذہب مغرب میں پوجی جاتی ہیں۔ اور جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ ان میں کس قدر ہیجان مذہب ہے۔ یہ دراصل اسلام کی ہی مختلف شعبے مختلف رنگوں میں ہیں۔ انھیں نتائج پر میں سال ۱۹۱۳ء میں آیا۔ اور انھیں امور کو سامنے رکھ کر میں نے تبلیغ کا رخ پھیرا

پھر میں نومبر ۱۹۱۴ء میں یہاں آیا لاہور پہنچا۔ اور اپنی پہلی تقریر میں ان امور کا ذکر کرکے میں نے اپنا یقین ظاہر کیا تھا کہ اگر ہم اپنی تبلیغی کوششوں کو عقلمندی اور استقلال کے ساتھ یورپ میں جاری رکھیں تو اسلام مغرب میں حیرت انگیز ترقی کر جاوے گا۔ پھر ان امور کا اعادہ میں نے شروع سال ۱۹۱۵ء میں پنجاب اور صوبجات متحدہ کے مختلف شہروں میں کیا۔ جن لوگوں نے میری باتوں کو سنا وہ خود تصدیق کر لیں گے کہ میرے بیان کے بعد جو اس ایک سال میں نتائج مرتب ہوئے۔ انھوں نے میرے بیان کی کس قدر تصدیق کی۔ میرے پہلی پہنچنے پر پچاس اصحاب حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ لیکن آج یک صد ساٹھ سے زائد اس وقت آنحضرت صلعم کے قدموں میں آچکے ہیں۔ یہ نومسلم کس پایہ کے اور کس علم و فضل سے آراستہ ہیں اُن کے ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ رسالہ ہذا میں جو ماہواری رپورٹ چھپتی ہے وہ ان امور کا آئینہ ہے۔ میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ نومسلم اخوان میں بعض ایسے فاضل اور اہل قلم ہیں کہ جن پر کسی قوم یا سوسائٹی کو ناز ہو سکتا ہے۔ طبقہ امرا میں سے لارڈ ہیڈلے اور اسی طبقے کی دو معزز خاتونیں طبقۂ فضلاء میں سے۔ پروفیسر (یحییٰ) پارکنسن ایف۔ جی۔ ایس پروفیسر (مصطفیٰ) لیون (ردن) بی اونی۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ پروفیسر (امین) ڈہیمنٹ ڈاکٹر آف لٹریچر۔ پروفیسر نور الدین سٹیفن وغیرہ یہ لوگ وہ ہیں جو یوروپین شہرت کے مالک ہیں۔ ان کے علاوہ اہل قلم میں سے مسٹر محمد صادق ڈڈلے رائیٹ فوجی افسران میں بعض کپتان اور لفٹننٹ وغیرہ وغیرہ ہمیں اس تعداد پر چنداں ناز نہیں جس قدر اس تبدیلی و انقلاب کے لیئے ہم سجدات شکر ادا کرتے ہیں جو آج یورپ میں اسلام کے متعلق ہو گئی ہے۔ آج اسلام وہ اسلام نہیں جو پہلے تھا۔ آج اسلام ایک جیتا جاگتا۔ زندہ معقول حکیمانہ اور مدلل مذہب تسلیم ہو چکا ہے۔ وہ مذہب جسے نا واقفوں یا متعصبوں نے دنیا کے لیئے لعنت سمجھا۔ وہ قریب ہے کہ کل مخلوق الہیہ کے لیئے رحمت سمجھا جاوے۔

اگرچہ جو ترقی تعداد نومسلمین میں ہوئی وہ بھی کافی سے زیادہ اطمینان بخش ہے لیکن دراصل اس تعداد کو کئی گنا تعداد تک پہنچا دینا۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہزاروں تک کی تعداد دیکھ لینا کوئی مشکل امر نہیں بشرطیکہ ہم کافی طور پر اسلام کی اشاعت کر سکیں۔ مغربی دنیا اس وقت اپنے مذہبی عقاید سے بیزار ہو کر ایک صحیح مذہب کی تلاش کر رہی ہے جس کے پاس صحیح اور سچا مذہب ہو آج نصرت و فتحمندی اس کی شامل حال ہو سکتی ہے۔ میں اس بات پر ایک معقول ایمان رکھتا ہوں

کہ جو مذہب میں نے قرآن کریم میں دیکھا اور آنحضرت صلعم سے ہم نے سیکھا ہے۔ وہی مذہب ہے جو مغربی دُنیا کا مذہب ہوگا۔ ہاں یہ سب کچھ ہماری کوشش پر منحصر ہے +

مَیں نے یہ مختلف مواقع پر بیان کیا ہے کہ اشاعت مذہب کا بہترین طریق مغربی دُنیا میں اسلامی لٹریچر کو پھیلانا۔ اور اُس کے ساتھ ایک مرکز قائم کرکے نومسلمین یا مستفسرین و متفحصین کو اسلامی زندگی دیکھنے کا موقعہ دینا۔ اور اس کے ساتھ موقع بموقع تقریر و لیکچروں سے بھی امداد کرنا اس امر کے لیئے ہم نے اسلامک ریویو شایع کیا۔ اور یہ کوشش کی کہ جہاں تک ہمارے ذرائع اجازت دیں ہم اسے یورپ اور امریکہ میں مفت تقسیم کریں۔ یورپ میں ایسے ذرائع آسانی سے مہیا ہوجاتے ہیں کہ ہم اپنے لٹریچر کو ہزاروں تک کی تعداد میں اُن لوگوں کے پاس پہنچا سکتے ہیں جو واقعی مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم یہ سرمایہ کہاں سے لاویں کاش مسلمان اپنے مقابل غیر مسلموں کی تبلیغی کوششوں پر توجہ کریں۔ کیا وہ ڈہائی ہزار رسالہ کا مفت تقسیم کردینا اُس لٹریچر کے مقابل کسی شمار و قطار میں ہے جو پادری لوگ ایک سمندر کی طرح دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ کیا اگر اس قدر قلیل مقدار یہ نتائج مرتب کرسکتی ہے تو پھر اگر ہمارا رسالہ مثلاً دس ہزار تک ماہوار مفت تقسیم ہو تو پھر کیا کچھ ہوسکتا ہے۔ یہی ایک غرض تھی جو مجھے انگلستان سے ہندوستان لائی۔ اللہ تعالٰے نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے اس قابل کردیا تھا کہ میں قوم کے آگے اپنی محنت کے نتائج پیش کروں اور اُن کی خدمت میں عرض کروں کہ وہ اس کار حسنہ میں میرے ساتھ شریک ہوں۔ میں اگرچہ دو ڈھائی سال کی محنت شاقہ کے بعد ولایت سے واپس نومبر ۱۹۱۴ء میں ہندوستان آیا اور میں اس بات کا محتاج تھا کہ میں کچھ آرام کروں۔ لیکن وہ اخراجات ماہواری جو دو ہزار ماہوار کے قریب ۱۹۱۵ء کے شروع میں ہی پہنچ گئے تھے اُنھوں نے مجھے گھر بھی آرام لینے نہ دیا۔ مجھ سے جہاں تک ہوسکا میں پنجاب اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں پھرا اور جس شہر میں جتنے دن رہا۔ قریب قریب ہر روز لوگوں کو خطاب کرتا رہا۔ جس سے میری صحت پر بھی بُرا اثر ہؤا۔ لیکن میں نے اُس کی پرواہ نہ کی۔ اب چونکہ ووکنگ مشن کی روز افزوں کارروائیاں چاہتی ہیں کہ میں بہت جلد واپس چلا جاؤں۔ اور اگر اللہ تعالٰے کو منظور ہؤا تو چند ہفتوں کے اندر اندر میں ووکنگ میں پہنچ جاؤں گا۔ اسلیے

میں نے پسند کیا کہ میں اپنی قوم کو ووکنگ کے حالات سے کسی قدر اطلاع دیئے جاؤں اور اس امداد سے بھی اطلاع دوں جو مجھے سال ۱۹۱۵ء میں میری تحریک پر ہوئی۔

میں اپنے مسلم بھائیوں کا جس قدر شکریہ ادا کروں تھوڑا ہے۔ میں جہاں گیا جس جگہ گیا میری وہ عزت و تکریم کی گئی کہ جس کا میں ذاتی طور پر مستحق نہ تھا۔ دراصل اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو اسلام سے ازحد محبت ہے وہ دل سے اشاعت اسلام کے گرویدہ و عاشق ہیں۔ اُنھوں نے مجھ میں ایک خادم اسلام اور عاشق اسلام کا نمونہ دیکھا اسلئے انھوں نے مجھ سے ہر ایک قسم کا نیک سلوک کیا۔ خصوصاً وہ نیک سلوک جو مجھ سے مسلم والیان ریاستہائے ہندوستان نے کیا وہ میرے لیئے خاص تشکر و امتنان کا موجب ہے۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام و عالیحضرت فرمانروائے بھوپال۔ عالیحضرت شیخصاحب منگرول۔ ان بندگان عالی کا مجھے شاہی مہمان کے طور پر اپنی قلمرو میں رکھنا۔ اور ہر وہ سلوک مرعی رکھنا جو ایک شاہی مہمان سے ان کے ہاں ہوا کرتا ہے۔ یہ تو ان کے شاہی اخلاق کا ایک ادنےٰ کرشمہ ہے۔ لیکن مختلف محل و مواقع پہ مجھے انکا خاص الخاص اشفاق کریمانہ کا مورد بنانا۔ یہ اس محبت کو ظاہر کرتا ہے جو عالیمراتب سے عالیمراتب مسلمان کا دل ایک خادم اسلام کے لیئے اپنے پہلو میں محسوس کرتا ہے۔

میں یہ یقین کرتا ہوں کہ اگر جنگ کے ایام نہ ہوتے تو میرا یہ سفر بہت ہی بہترین نتائج مرتب کرتا۔ بہرحال جو کچھ ہوا وہ حالات موجودہ کے ماتحت میری امیدوں سے زیادہ ہوا۔ اس موقعہ پہ میں گورنمنٹ عالیہ کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس پر آشوب زمانہ میں میرا کل شمالی ہندوستان میں سفر کرنا اور ہر ایک امن و آسائش کا حاصل کرنا۔ جن اغراض کے لیئے میں نے یہ سفر کیا ان اغراض کے اظہار کے لئے پبلک لیکچروں کو بے روک ٹوک کرنا۔ بلکہ بعض مواقع پر خود اعلےٰ سے اعلےٰ مقامی افسروں کا میری امداد کرنا اور مجھے ہر طرح اپنی عنایات سے مرہون منت ٹھہرانا یہ اُس دریادلی کا ثبوت دیتا ہے جو اس گورنمنٹ عالیہ کا خاصہ ہے۔ اور جس کے لیئے ہر ایک شخص کو اس گورنمنٹ کا شکرگذار ہونا چاہیئے۔

میں اس موقع پر اس سال کی آمد و خرچ سے اپنے معاونین کو اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ یہ امر کئی دفعہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہمارے مشن کے خرچ کی مدات تین قسم کی ہیں۔ اوّل اسلامک ریویو اور

ایسا ہی دوسرا اسلامی لٹریچر مفت تقسیم کرنا۔ دوم۔ ہر اتوار کے دن شمولیت وعظ کے لیئے جسقدر مہمانوں کا ووکنگ میں باہر سے آنا اور ایسا ہی نومسلم ساکنین ووکنگ کو اپنے ہاں دوپہر کے کھانے اور سہ پہر کی چاء پر مہمان کرنا اور ایسا ہی جس قدر نومسلموں کو اسلام سیکھنے کے لیئے باہر سے ہمارے ہاں آنا یا مستفسرین کا ہمارے ہاں ٹھہرنا اور ان کا تعہد بطور مہمان اسلامی طریق پر کرنا۔ سوم۔ اخراجات متفرقات جن میں لندن یا دوسرے مقام پر علاوہ جمعہ کے وعظ و لکچر کے لیئے جانا اور مسجد ووکنگ کے متعلقہ اخراجات۔ بڑی بھاری مدات خرچ کی پہلی دو ہیں یعنے مفت تقسیم رسالہ اسلامک ریویو اور لنگر خانہ۔ انھیں دو مدات کو علے الخصوص سامنے رکھکر معاونین مشن سے امداد کی درخواست کی گئی ہے حصول امداد کو سہل ترین بنانے کے لیئے مینے یہ مناسب سمجھا ہے کہ اسلامک ریویو کی خریداری بہت بڑھا دیجاوے۔ جسقدر اس کے خریدار زیادہ بڑھیں گے اسی قدر اسکے منافعہ کا کثیر حصہ اس کارِ خیر پر خرچ ہوگا۔ اسی غرض سے مینے اسلامک ریویو کا ترجمہ اردو میں شائع کرنا شروع کیا اور اس کی قیمت ۳ء رسالانہ رکھدی ہے۔ تاکہ اس کے منافعہ کا زیادہ حصہ بھی اس مشن پر خرچ ہو ✦

اسی طرح مفت تقسیم رسالہ اسلامک ریویو کی یہی دو صورتیں میرے سامنے رہی ہیں ایک تو عام طور پر برادران اسلام کو مفت تقسیم رسالہ کے لیئے کہا گیا ہے کہ وہ یہ رسالہ خرید کر ہمیں مفت تقسیم کرنے کی اجازت دیں۔ یہ اپیل بھی خالی نہیں گئی۔ اور آگے چل کر معلوم ہوگا کہ ایک کافی رقم اس کی تقسیم کے لیئے ہم نے وصول کی ✦

اب میں ذیل میں آمد و خرچ کا ایک نقشہ بھی دیدیتا ہوں۔ آمد کی طرف جس قدر رقوم بطور امداد اس سال وصول ہوئیں ان سب کی ایک فہرست بھی مینے رجسٹر آمد سے بنوا کر اس تحریر کے ساتھ شامل کر دی ہے ممکن ہے کہ قارئین کرام میں سے کسی کے لیئے تحریص امداد کا موجب ہو ساتھ ہی معطی صاحبان بھی دیکھ سکتے ہیں کہ جسقدر امداد انھوں نے کی وہ ان کی منشاء کے مطابق ہی خرچ بھی ہوئی ✦ یہ نقشہ اور فہرست منسلکہ مینے دفتر لاہور سے رجسٹر ہائے آمد و خرچ سے بنوایا ہے۔ چندہ امداد میں ایسے خریدار بھی درج کر دیئے ہیں جنھوں نے قیمت دے کر رسالہ مفت تقسیم کرایا یا خالص خریدار رسالہ جات مینے انکو قرار دیا۔ جنھوں نے رسالہ اپنی ذات کے لیئے لیا ✦

نقشہ آمد و خرچ

آمد

مد	روپے	آنہ	پائی
چندہ از خریداران اسلامک ریویو و رسالہ اشاعت اسلام	[illegible]		
چندہ امدادی از حیدرآباد ...	۴۳۸۵	۰	۰
چندہ امدادی در ہندوستان ...	۹۰۷۲	۹	۰
قیمت کتب ام الالسنہ وغیرہ ...	۱۵۱	۲	۰
چندہ از صاحبان ... بحساب ۵ روپے ماہوار بابت مفت تقسیم اسلامک ریویو از ابتدائی ۱۹۱۴ء تا نہایت دسمبر ۱۹۱۵ء	۳۰۶	۰	۰
چندہ از جانب معلومہ بغرض تقسیم اسلامک ریویو ...	۹۶۷	۱۱	۱۱
وظیفہ خواجہ کمال الدین از جانب معلومہ بابت اٹھارہ ماہ از جولائی ۱۹۱۴ء تا نہایت دسمبر ۱۹۱۵ء	۱۸۰۰	۰	۰
رخصتانہ از حضور نظام	۱۰۰۰	۰	۰
سفر خرچ از انجمن ہائے مختلفہ	۴۵۷	۰	۰
میزان کل	۳۲۸۰۸	۵	۰

خرچ

مد	روپے	آنہ	پائی
اسلامک ریویو و رسالہ اشاعت اسلام کا خرچ یہاں ہوا ...	۴۰۶۲	۱۵	۷
عملہ لاہور و انگلستان ...	۶۷۹۳	۴	۶
سفر خرچ حیدرآباد و ہندوستان بمعہ تنخواہ ایک نفر اور ایک کلرک کے لئے چند ماہ جو ہمراہ رہے	۱۱۸۲	۷	۹
خرچ ام الالسنہ وغیرہ ...	۳۲۱	۱۵	۰
واپسی رقوم بہ ڈاکخانہ و انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور جو غلطی سے ووکنگ فنڈ میں جمع ہوئیں +	۹۳	۲	۰
واپسئی قرضہ حسنہ ...	۲۰۰	۴	۰
متفرق ...	۳۸۲	۲	۲
میزان بالا	۱۲۹۰۶	۳	۰
رقوم جو وقتاً فوقتاً ولایت گئیں۔	۱۹۴۲۹	۱۲	۷
میزان ...	۳۲۳۳۵	۱۵	۷
گرفتنی از ام الالسنہ ...	۷۰	۹	۰
بقایا بدست خود ...	۴۰۱	۱۲	۵
میزان کل	۳۲۸۰۸	۵	۰

* ابتدا ۱۹۱۳ء میں میرے ایک عزیز دوست نے مجھے تیس پونڈ بطور امداد مشن اس شرط پر ولایت بھیجے تھے کہ اگر ووکنگ مشن میں کبھی آئندہ گنجائش ہو تو یہ رقم ان کو واپس کر دی جاوے ۱۹۱۵ء میں ۲۰۰ ان کو بھیجا گیا ۴ محصول ڈاک اور ۱۹۱۶ء میں آج تک ان کو ما ۱۵ بھیجا گیا

+ اس میں دو یا چار روپیہ کی کمی بیشی ہے معطی صاحب کو بغرض تصحیح لکھا گیا ۔ خواجہ کمال الدین

نقشہ بالا میں جو رقوم بطور امداد حیدر آباد اور دیگر علاقہ جات ہندوستان سے میرے ان سفروں میں وصول ہوئیں اس کی تقسیم کو معطی صاحبان نے میری اقتضاء رائے پر چھوڑا تھا۔ کہ جس نسبت سے چاہوں میں انہیں رسالہ انگریزی کی مفت تقسیم یا لنگر خانہ و دیگر ضروریات ووکنگ پر خرچ کروں۔ چنانچہ مینے دفتر کو ابتدا میں یہی ہدایت دی کہ ان رقوم کو قریب قریب نصف نصف۔ ریویو انگریزی کی مد تقسیم میں اور لنگر خانہ وغیرہ میں دکھلادیں۔ لیکن ان رقوم کی بعد از وضع خرچ تقسیم کس طریق پر ہوئی وہ ووکنگ کے خلاصہ حساب کے آنے پر بتلائی جاسکتی ہے۔ لاہور اور ووکنگ ہر دو جگہ باضابطہ حساب و کتاب رکھا جاتا ہے اور آمد و خرچ کی رقوم خواہ میری ذات سے تعلق رکھتی ہوں یا مشن سے ان کا اندراج کتابوں میں ہوتا ہے وہاں کا حساب شیخ نور احمد صاحب بلال کے ہاتھ میں ہے اور یہاں کا حساب کتاب منیجر دفتر رسالہ اشاعت اسلام کے ہاتھ ہی مینے شیخصاحب کو لکھا ہے کہ وہ ۱۹۱۵ء کے آمد و خرچ کے حساب کا خلاصہ بھیجدیں۔ خصوصًا یہ کہ مختلف مدات میں کیا خرچ ہوا۔ ہاں مینے اسی قدر حضرت مولانا صدرالدین صاحب کیخدمت میں عرض کر دی تھی کہ وہ امسال دو اور تین ہزار کے اندر اندر مفت تقسیم سالہ کر دیں۔ اس سال اخراجات لنگر خانہ بہت ہی بڑھ گئے۔ میں نے منشی نور احمد کو ایک دفعہ لکھا تھا کہ وہ تین یا چار ماہ کی تعداد مہمانوں سے ہمیں اطلاع دیں۔ چنانچہ گذشتہ جون سے آخر ستمبر تک دو ہزار آٹھ صد کے قریب مہمان آئے اور اس سے آئندہ دو ماہ میں ہزار سے زائد تھے۔ اگرچہ ان ایام میں دو عیدین بھی گذریں۔ جنمیں ہزار کے لگ بھگ مہمان تھے۔ بہرحال جس طرح ضرورت پیدا ہوئی۔ ان دو مدات پر جن کے لیئے روپیہ معطی صاحبان نے دیا خرچ کرنیکے لئے ولائیت بھجدیا۔

ہاں ہم سے یہی ہو سکتا تھا۔ کہ جس قدر روپیہ ہم وصول کریں وہ سب کا سب ضروری اخراجات کاٹ کر ولایت بھیجدیں۔ سو ایسا ہی کیا گیا۔ نقشہ آمد و خرچ میں دو باتیں قابل ملاحظہ ہیں اول جہاں تک اس مشن کا عملہ ہے اس نے پرلے درجے کے ایثار سے کام لیا۔ عملہ اس وقت حسب ذیل ہے :۔ ولایت میں مولانا مولوی صدرالدین صاحب۔ شیخ نور احمد صاحب بلال۔ ہندوستانی باورچی۔ اُن کے علاوہ مولوی صاحب نے وقتًا فوقتًا اگر ولائیت میں کوئی اور رکھا اُس کا خرچ نقشہ بالا میں نہیں دکھلایا گیا۔ ہندوستان میں۔ منیجر دفتر اسلامک ریویو اور اس کے ماتحت دو کلارک۔ ایک چپڑاسی۔ اور ایک دفتری جو ابتدا میں چند

ماہ بماہ - ایک ایجنٹ بغرض تبلیغ و اشاعت اغراض مشن جو گذشتہ اکتوبر سے رکھا گیا اور میں خود - اتنے بڑے کام پر اس قدر قلیل عملہ اور پھر اس عملہ پر بھی صرف ساڑھے پانصد روپیہ ماہوار کا خرچ - یہ آج کل کے حالات کے ماتحت ایثار نہیں تو اور کیا ہے - ہاں مد عملہ پر جو میں نے خرچ دکھلایا ہے اس میں وہ رقم ماہواری بھی شامل ہے - جو میں اپنے ذاتی خرچ کے لیئے لیتا ہوں لیکن اس کا بوجھ میں نے کسی قسم کے ڈونیشن پر یا زرِ امداد مشن پر نہیں ڈالا - میں نے اپنی ذات کا خرچ بحیثیت ایڈیٹر اسلامک ریویو صرف اسلامک ریویو پر کتب حساب میں ڈلوایا ہے - ایسا ہی کچھ رقم بطور امداد جو عملہ میں سے ایک خالص سچے خادم مشن کو میں نے بطور قرض حسنہ دی ہے - وہ بھی میں نے اسلامک ریویو کی آمد میں سے دی ہے اور اس کا خرچ بھی اسلامک ریویو پر ڈالا ہے اسلیئے کہ ان ہر دو رسالوں کے نفع نقصان کو میری ذات سے تعلق ہے - باقی اخراجات جو عملہ لاہور کے ہیں یا سفر خرچ یا اخراجات متفرقہ ہیں اون کا ⅓ اردو رسالہ پر ⅓ اسلامک ریویو پر اور ⅓ دیگر اغراض پر ڈال دیا ہے - اور جو عملہ ولایت یا واپس قرض حسنہ کی رقوم ہیں اُن کو اسلامک ریویو اور دیگر اغراض پر نصف نصف ڈالدیا ہے -

یہ امور محض آمد و خرچ کو حساب کتاب کے باضابطہ شکل میں رکھنے کے لیئے کیئے گئے ہیں - ورنہ اصل جو عمل ہوا ہے وہ تو یہ ہے کہ جو کچھ منافع ہر دو رسالجات کا ہوا یا جو رقم مجھے ذاتی طور پر بطور وظیفہ یا رخصتانہ بعض محسنوں سے ملی وہ سب کی سب میں نے آمد مشن میں ڈالدی ہے - میں آئیندہ بھی اللہ تعالےٰ سے یہی دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے ایسا ہی کرنے کی توفیق دے +

مسلم بھائیوں سے میری آخری اپیل

میں اب چند ہفتوں میں یہاں سے رخصت ہو کر ولایت جانیوالا ہوں - دوران قیام ہندوستان میں میں نے ہر ایک قسم کا آرام چھوڑ کر مسلمان بھائیوں کو اس کارِ خیر کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا - یہ مشن ایک حقیقت اور طاقت ہے - کوئی وہمی یا قیاسی امر نہیں - یہ مشن نظری حالات سے نکل کر واقعات اور عمل کا جامہ پہن چکا ہے - اس کے مفید اور یقینی طور پر کامیاب

ہو نہیں اب شبہ نہیں رہا۔ اس امر سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا اور رسول کے احکام کے ماتحت ہمارے کل قومی کام ایک طرف اور یہ کام ایک طرف ہے۔ ہماری کل کی کل تحریکات پر اس مشن کو فوقیت ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسلامی خیرات و زکوٰۃ کے مصرف پر کل دیگر خیراتی کاموں پر اسے ترجیح نہ دیں۔ نقشہ آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ چودہ ہزار کے قریب روپیہ محض بطور ڈونیشن مسلمانان ہند سے اس سال آیا اور اُس سے جس قدر بھاری کام ہوا۔ وہ ظاہر ہے کیا ۱۹۱۵ء میں جو تیس چھتیس ہزار کا خرچ ہے اور جس کے مقابل کئی ہزار رسالہ اردو و انگریزی بطور ہدیہ لوگوں کے گھروں میں بھی پہنچ چکا ہے۔ اس کے مقابل یہ کامیابی جو اس سال ہمیں ہوئی وہ کچھ کم ہوئی ہے کہیں ہمیں اس کی نظیر دنیا بھر کی مذہبی تاریخی کوششوں میں نظر نہیں آتی

لیکن اب جو میں ہندوستان سے چلا ہوں اور ممکن ہے کہ میری غیر حاضری بہت جلد کوئی ایسا قائمقام میرا نہ پیدا ہو سکے جو شہر بشہر پھر کر مسلم بھائیوں کو اُن کے فرض کی طرف متوجہ کرے۔ تو پھر کیا خود مسلم بھائی اپنے فرض کی طرف متوجہ نہ ہونگے۔

مسلمانو! خدارا جاگو۔ غفلت کو چھوڑ دو۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ اللہ تعالیٰ کے کام تو ہو کر رہیں گے لیکن مبارک وہ ہے جو اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹا دے۔ تمہارے مال جس دیانت اور احتیاط سے خرچ ہوئے ہیں وہ اس نقشہ سے تم پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور جس ایثار اور محبت سے کام کرنے والے لوگ تم کو مل گئے ہیں وہ بھی اس قحط الرجال میں شاذ و نادر کا معاملہ ہے خدا تعالیٰ ہی اس امر کا شاہد ہے کہ گذشتہ ایام وکالت کے مقابل دوگنا کام روزانہ کرنا پڑتا ہے اور جو کچھ مجھے بطور وجہ کفاف ملتا ہے وہ میری آمدنی وکالت سے جو ۱۹۱۲ء میں تھی کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا لیکن یہ کسی پر احسان نہیں ان اجری الا علی اللہ کا خوش کن مقولہ ہی ہمارے لیے راحت جان ہے۔ لیکن ہمارا ایثار کس کام آویگا۔ اگر ہمارے پاس اور سامان نہ ہوں۔ خدارا کچھ ایسا کام کرو کہ یہ انگریزی رسالہ دس ہزار تک مفت تقسیم ہو جاوے۔ اگر دس ہزار رسالہ تقسیم کرنے کے سامان کردو۔ تو پھر اس کے منافع سے ہی دیگر اخراجات دو کنگ چل نکلیں گے +

میں نے شروع سال ۱۹۱۵ء میں آپ کو مخاطب کیا اور اردو رسالہ بھی اس لئے شائع کیا کہ اسکے

منافع سے ووکنگ مشن چلے۔ اگر یہ رسالہ دس ہزار خریدا جاسکے تو میرے نزدیک موجودہ خراجات کے لحاظ سے ۳/۵ اخراجات ووکنگ مشن کے نکل جاتے ہیں +

اگرچہ یہ رسالہ میرا ہی شائع کردہ ہے۔ لیکن میری یہی غرض ہے کہ اس کے منافع سے اشاعت کے کام کو مدد کافی ملے۔ جیسے کہ گذشتہ سال کیا گیا۔ اس وقت اردو رسالہ کی تعداد اشاعت دو ہزار کے قریب ہے۔ اس اشاعت پر جو منافع ہوتا ہے وہ قطعاً مشن کے لئے کافی نہیں۔ اسی طرح انگریزی رسالہ کی اشاعت ابھی ڈیڑھ ہزار کے قریب ہے۔ یہ بھی بہت تھوڑی ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر مسلمان بھائی صرف پانچ ہزار تک انگریزی اور دس ہزار تک اردو رسالے کو خرید لیں تو میں کسی اور امداد کا سردست اُن سے مطالبہ نہیں کرتا۔ اور اگر مجھے خدا توفیق دے تو میں اس کے منافع کو اسی کام پر خرچ کروں گا۔ ہاں جب تک یہ صورت نہ ہو میں ان بزرگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں جنھوں نے دریا دلی سے گذشتہ سال اپنے مالوں سے مجھے مدد دی وہ اب بھی دیں۔ یہ مال وہ بالفاظ قرآن کریم ایک تجارت پر لگاتے ہیں جسکا منافع جو آخرت کو بالفاظ ربی ملنا ہے وہ تو ضرور ملے گا۔ لیکن اسکا منافع تو دمِ نقد مل رہا ہے +

خدارا غور کرو۔ یہ رقوم امداد تو زیادہ تر مئی ۱۹۱۵ء سے پہلے پہلے مجھے وصول ہوئی تھیں۔ آج اس پر ایک سال گذر گیا۔ فہرست سے ظاہر ہوگا کہ مئی ۱۹۱۵ء تک زیادہ حصہ امداد کا آپنے دیا۔ آج مئی ۱۹۱۶ء ہے آپ بتلاؤ جو اس سال میں نتائج مرتب ہوئے وہ منافع کیا کچھ کم ہے۔ مسلمان بھائیوں خدا کے اُس فضل کو دیکھو کہ جس غرض کے لیئے جو کچھ تھوڑا بہت تمنے دیا وہ غرض پوری ہوگئی۔ پھر اسکے شکریہ میں کیا آپ کو مناسب نہیں کہ اور ہمت کرو۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں کہ یہ مبارک مہینہ زکوٰۃ و خیرات کا ہے +

تمہاری زکوٰۃ کا بہترین مصرف

ووکنگ مشن ہے۔ جاؤ قرآن کریم کو کھولو وہ بھی ہمیں یہی کہتا ہے۔ ہمارے مشن کی امداد کا ایک سہل طریق یہ ہے کہ تم ہمیں انگریزی رسالہ کی مفت تقسیم کے لیئے امداد دو۔ اپنی طرف سے متعدد رسالہ مفت تقسیم کراؤ۔ ایسا ہی لنگرخانہ کی امداد کا فکر کرو۔ ہاں ایک آسان طریق امداد کا یہ ہے کہ خود رسالہ اردو یا انگریزی خریدو اور دوستوں میں اس کی خریداری بڑھاؤ۔ گذشتہ سال ایسے

ہمیں اردو رسالہ بہت سا زائد چھپوانا پڑا۔ خیال تھا کہ خریدار ہی بہت بڑھے گی۔ مگر ایسا نہ ہوا مختلف ماہ کے رسالجات زائد پڑے موجود ہیں۔ سو میں نے یہ پسند کیا ہے کہ تمام گذشتہ رسالجات کے آگے یہ اپیل ذم کر کے بطور نمونہ مسلم احباب کی خدمت میں بھیجوں۔ وہ اس رسالہ کو دیکھیں مختلف احباب کے پاس ۱۹۱۵ء کے مختلف مہینوں کے رسالے پہنچیں گے وہ اس کو شروع سے اخیر تک دیکھیں اور پڑھیں اور پھر اندازہ کریں کہ کیا ایسا قیمتی رسالہ محض اگر لٹریچر کے طور پر ہی خریدا جاوے۔ تو چنداں گراں نہیں۔ چہ جائیکہ اس کا منافع ایک ہماری مشن کو چلا رہا ہے۔ اسی طرح جن دوستوں نے بہ سبب حالات خاصہ انگریزی رسالہ خریدنا چھوڑ دیا ہے وہ اردو رسالہ ہی خرید کر عنداللہ ماجور ہوں۔

موجودہ خریداران کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو ہر دو رسالجات کی اشاعت بڑھانے میں کوشش بلیغ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ؛

فہرست زرِ عطیہ و امداد ووکنگ مسلم مشن انگلستان ۱۹۱۵ء

بماہ جنوری

معرفت ماسٹر فقیر اللہ صاحب قیمت کتب ...	۸ر
جناب فصیح الدین خانصاحب حیدر آباد	۱۰۰ر
مرزا غلام سرور صاحب پشاور	۲۴عہ
حکیم امیر علی صاحب پنڈی	۱ر عـہ
جناب حامد اللہ خانصاحب کوہاٹ	صـہ
سردار عبد الرحمن صاحب	عـہ
غلام حسین صاحب ٹیلیگراف کلرک	عہ
خانصاحب عبد الحکیم خانصاحب سب جج کوہاٹ	للعہ
خان بہادر حق نواز خانصاحب .... ،،	مار
خانصاحب محمد جمیل خان صاحب .... ،،	مار عہ
میاں مطیع الدین صاحب ...... ،،	للعہ
خان بہادر مولوی احمد دین صاحب ... ،،	صـہ
مولوی محمد عالم صاحب سیکنڈ ماسٹر ... ،،	عـہ
سردار احمد خانصاحب .... ،،	عـہ
سید محمد اشرف صاحب کوہاٹ	صـہ
خانصاحب خوشدل خانصاحب کوہاٹ	ماہ
بابو معراج دین صاحب نائب تحصیلدار ،،	صہ
حاکم محمد اکبر خانصاحب ڈپٹی کمشنر ...	صـہ
جناب محمد خداداد خانصاحب ،،	عـہ
جناب فقیر ابو الحسن صاحب ... ،، ...	صـعہ
ملک خدا بخش صاحب ..... ،، ...	سـہ
خان بہادر خیر محمد خانصاحب رئیس ،، ...	مار
شیخ عبد العزیز صاحب سب انسپکٹر ،، ...	عـہ
امام بخش صاحب .... ،، ...	عـہ
سردار محمد امان اللہ خانصاحب ،، ...	عـہ
محمد عبد اللہ خانصاحب مسٹر ... ،، ...	عـہ
دوست محمد خانصاحب .... ،،	صہ
سکندر خانصاحب سب انسپکٹر ،، ...	عـہ

ملک خواجہ محمد خانصاحب میونسپل کمشنر بنوں صہ
بابو پیربخش صاحب .... ″ صہ
شیخ اللہ بخش صاحب .... ″ عسہ
مولوی عبدالہادی صاحب .... ″ عسہ
محمد شفیع خانصاحب .... ″ عسہ
امیر خانصاحب .... ″ عہ
محمد یوسف خانصاحب اجمیری .... ″ عہ
شیخ ظہورالدین صاحب .... ″ سہ
حاجی شیخ محمد بخش صاحب .... ″ عسہ
قاضی عبدالغفور خان صاحب .... ″ عسہ
منشی عبدالعزیز صاحب ملتانی .... ″ عہ
خان محمد خان صاحب .... ″ سہ
فیض اللہ شاہ صاحب .... ″ عا
خان محمد ایاز خان صاحب .... ″ صہ
قاضی محمد حسن صاحب .... ″ عا
علی محمد صاحب .... ″ عہ
جناب بابو محمد عبداللہ صاحب .... ″ عا
″ مسکین تقیلی صاحب .... ″ عہ
″ مرزا سلطان خان صاحب .... ″ عا
″ تاج محمد خان صاحب .... ″ عہ
″ فیض محمد صاحب مستری .... ″ ۸
″ شیرخان دفتری گل محمد و امیر محمد صاحبان ″ ۸
″ معاذ اللہ خان صاحب رئیس .... ″ صہ
″ ممتاز خان صاحب .... ″ عسہ
″ ملک محمد وردان خان صاحب .... ″ صہ
متفرق چندہ معرفت جناب ... عطا محمد شاہ صاحب

سردار بہادر جناب محمد رمضان خان صاحب بنوں عسہ
آنریبل ڈپٹی فنڈ .... للعہ
غلام رسول صاحب معرفت فقیر اللہ صاحب .. عا
جناب سید فضل الرحمن صاحب وکیل بابت گذشتہ سال اللہ
″ منشی محمد اسماعیل صاحب تاجر کانپور .... عا
″ حافظ ہدایت حسین صاحب .... عہ
عام چندہ بزرگاری جو جلسہ کانپور میں ہوا ۱۳/
چندہ وصول شدہ معرفت جناب فضل الرحمن صاحب وکیل الہ
جناب حسن محمد صاحب راولپنڈی ۹/
″ شیخ خدا بخش صاحب بنوں .... صہ
″ خانصاحب سعدالدین خانصاحب پشاور عسہ
″ حافظ عبدالحلیم صاحب تاجر کانپور .... عہ
″ مولوی شرف الدین صاحب .... عا
″ محمد حنیف صاحب .... صہ
″ عبدالکریم صاحب .... عسہ
نقد بزرگاری کانپور .... ۱۵/ عہ
جناب احمد حسین صاحب .... صہ
یکم اپریل محترمہ صاحبان خاندان سٹر مشیر حسین صاحب کربالا ۵
جناب ریڈ بیئر صاحب الناظر لکھنؤ ۶
معرفت جناب لطف اللہ خانصاحب بنوں عا
لا معلوم الاسم .... عا
جناب محمد اسلم صاحب مردان .... عا
صفدر علی صاحب علیگڈھ .. قیمت کتب .. عہ
جلال الدین صاحب سیالکوٹ .... ۱۴/ عہ
جناب محمد جانصاحب .... عہ
″ شاہ دین صاحب کولمبو .... عا

جناب دار شیخ صاحب قیمت کتب ۱۴ر
جناب یوسف خان صاحب ،، ۱۴ر
جناب مرزا امام علی بیگ صاحب عـ۲ر
انچ عبداللہ خانصاحب ... قیمت کتب ۱۴ر
عبدالوحید صاحب اجمیر .... ،، .. ۶ر
جناب سید معز الدین صاحب ... ،، .. ۱۵ر
صاحبزادہ جناب عبدالقیوم صاحب پشاور ۸عہ
جناب سید امیر حسن صاحب بنارس عـ۵ ۸ر
جناب مرزا فیاض الدین صاحب ،، دعـ۵
،، مرزا شمس الدین صاحب ،، عـ۵ ۸ر
،، رفیع الدین صاحب ،، عـ۵
،، شاہ میر عالم صاحب ،، دعـ۵
،، عبدالواحد صاحب وکیل .. ،، دعـ۵
،، ضیاء الدین صاحب انسپکٹر پوسٹ آفس ... صہ ر
رقوم ذیل معرفت جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب سکو :-
جناب صوفی ظفر حسین صاحب دعـ۵
،، عالمگیر خان صاحب دعـ۵
،، سید مومن صاحب دعـ۵
،، خان روشن زین خانصاحب سـ۵
،، محمد حیات خان صاحب عـ۵
،، منشی امیر حسین صاحب .... للعہ
،، منشی عبدالواحد صاحب .... سے ر
،، منشی نصیر الدین صاحب عـ۲ر
،، راجہ ولی محمد خانصاحب عـ۲ر
،، خان باز گل خان صاحب عـ۲ر
تفصیل رقوم از چھاونی بنوں

جناب بابو مولا بخش صاحب پوسٹ ماسٹر بنوں عـ۵
،، منشی مہر بخش صاحب .... ،، اعہ ر
،، غلام حسین صاحب ٹیلر ماسٹر ..... ،، اعہ ر
،، محمد رمضان خانصاحب ،، ...... ،، صہ ر
،، عبداللہ خان صاحب ،، ...... ،، صہ ر
،، شیخ لاٹ صاحب ،، ...... ،، للعہ ر
،، نبی بخش صاحب ہیڈ ماسٹر ...... ،، صہ ر
،، فیروز الدین صاحب ،، .... ،، عہ ر
،، علی بخش صاحب ،، .... ،، عہ ر
،، نور محمد صاحب ،، .... ،، صہ ر
،، زمان شاہ صاحب ،، .... ،، ۱۰ر
،، مولا بخش صاحب ،، .... ،، عہ
،، نور مصطفےٰ صاحب ،، .... ،، ۴ر
،، زمان علی صاحب ،، .... ،، عہ ر
،، منصور صاحب ،، .... ،، ۸ر
،، جمال الدین صاحب ،، .... ،، ۴ر
،، اللہ دتا صاحب ،، .... ،، ۴ر
،، غلام غوث صاحب .... ،، عہ ر
،، فضل الٰہی صاحب .... ،، ۸ر
،، غلام محمد صاحب .... ،، صہ ر
،، گل ستار خانصاحب .... ،، ۲ر
،، محبوب اللہ خانصاحب .... ،، ۸ر ۹ پائی
،، نور محمد صاحب .... ،، ۸ر
،، محمد الدین صاحب .... ،، ۴ر
،، مسٹر عبدالعزیز صاحب .... ،، اعہ ر
،، رمضان خانصاحب جصرہ ۸ر

جناب شیر علی خان صاحب	للعہ/
" محمد شاہنشاہ صاحب	عہ/
" قاضی اسد اللہ صاحب	عگ
" کریم بخش صاحب	عگ/
" بابو خدا بخش صاحب	عہ/
" فضل احمد صاحب	۴/
" بابو کالے خان صاحب	عگ
" بابو اللہ بخش صاحب	عگ
" بابو اللہ دتا صاحب	عگ
" منشی جلال الدین صاحب	عہ/
" شیخ خدا بخش صاحب	للعہ
" حسین بخش صاحب	عہ/
متفرق معرفت جناب خدا بخش صاحب	۱/ عہ/
جناب غلام محی الدین صاحب سرگودہ	عگ/
" فضل قادر صاحب لائل پور	۱/ عگ
" انوار الحق صاحب	۱۳/ عہ
" علم دین صاحب	۱۰/
ازخانہ جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج غازیپور	عـــہ
جناب تفضل حسین صاحب زمیندار۔ اسمنہ	عہ/
" مولوی محمد ظہور صاحب غازیپور	۱۲/ للعـہ
" شیخ نور الدین صاحب .... "	۸/ عہ
" چوہدری بدر الدین صاحب آرہ	عہ/
" مولوی برکت اللہ صاحب وکیل بی۔ اے ایم۔ اے بابت پارٹی غازی پور	لعـہ
" بی۔ اے احمد صاحب .. قیمت کتب	۱۰/
" ایم احمد صاحب .... "	۱۴/
" حاجی بشیر خانصاحب غازی پور	للعـہ

جناب مظفر امام صاحب منصف غازیپور	للعہ
" سب رجسٹرار صاحب بطور دعوت "	عہ/
" مرزا نظیر الدین صاحب .... بنارس	عـــہ
" ولی الدین صاحب۔ خدا بخش بانکی پور	ســے
" حاجی عبد الرحمن صاحب .... "	عہ/
" سید علی صاحب .... "	عہ/
" مہدی علی صاحب .... "	عہ/
لامعلوم الاسم .... "	عہ/
چندہ معرفت جناب خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل بانکی پور	للعہ
جناب خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل بانکی پور	ما/
" مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر .... "	ما/
" غلام نظام الدین صاحب .... "	عـــہ
" ابو الخیر صاحب .... "	عہ/
" شیخ رحیم بخش صاحب .... "	عہ/
" ڈاکٹر عبد الغفور صاحب .... "	عگ
" جوان بخت صاحب .... "	عہ/
" محب اللہ صاحب .... "	عہ/
" ذکی الدین صاحب بجنور	عگ
" یوسف شاہ صاحب ٹیچر سرینگر قیمت کتب	۹/ عہ
" غلام محمد صاحب .... "	۹/ عہ
" محمد قاسم صاحب الہ آباد	۱۴/
" محمد اسحٰق صاحب .... "	۱۲/
" فرید الدین صاحب .... "	۲/ عگ
قیمت بابت کتب	۶/ عگ
۱۲ اپریل محمد مظاہر حسین صاحب گلزار باغ پٹنہ	عہ/
" نیاز اللہ صاحب .... قیمت کتب	۱۴/

× اس کے علاوہ مسٹر عبد الحق صاحب نے ایک صد رسالہ انگریزی اور سات صد رسالہ اردو کے خریدار ہونے کا ذمہ لیا اور نہایت فراخ دلی سے اونکی طرف سے انکی قیمت پیشگی ادا کی اللہ تعالےٰ اونہیں اجر جزیل عطا کرے۔

قیمت کتب .... [illegible]

جناب احمد جان صاحب لسولڑی پیا ..... [illegible]

" نواب سرفراز حسین خان صاحب بانکی پور [illegible]

" عبدالعزیز صاحب .... [illegible]

" سید صالح حسین صاحب چھپرہ ...... [illegible]

" ناظم صدیق صاحب گورکھپور .... [illegible]

" غلام رسول صاحب " .... [illegible]

" محمد رحیم بخش صاحب احمدی ... گورکھپور [illegible]

" سید ولایت علیشاہ صاحب سبز پوش [illegible]

" حکیم برہم صاحب ایڈیٹر مشرق ... [illegible]

" قاضی تجمل حسین صاحب منصف بلیا ... [illegible]

" محمد عمر خان صاحب مختار بستی .... [illegible]

" مولوی شمس الحسن صاحب ..." ..... [illegible]

" مسٹر انور علی صاحب بیرسٹر ... " .... [illegible]

" سید مجتبی حسین صاحب وکیل .. " ... [illegible]

" مولوی سیف اللہ خانصاحب مختار " [illegible]

" مسٹر محمد نسیم صاحب وکیل لکھنؤ ..... [illegible]

" سید وزیر حسن صاحب ... " ..... [illegible]

" مرزا سمیع اللہ صاحب بیرسٹر لکھنؤ ... [illegible]

" فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ ...... [illegible]

" نواب علی حسن خانصاحب بھوپال ... [illegible]

" حافظ عبدالرزاق صاحب لکھنؤ ..... [illegible]

چندہ معرفت جناب ممتاز حسین صاحب بیرسٹر جو جلسہ بارہ دری قیصری باغ لکھنؤ میں علاوہ رقوم بالا کے موصول ہوا ...... ۲۴۰ [illegible]

جناب مولوی محمد وحید صاحب چھپرہ ..... [illegible]

" امام بخش صاحب ادنیوں ...... [illegible]

جناب صفدر علی صاحب سراج الحق صاحب [illegible]

" شیخ محمد اسماعیل صاحب قیمت کتب [illegible]

" سید فضل علی صاحب چھپرہ .... [illegible]

" امام الدین صاحب عیسٰے خیل ..... [illegible]

" احمد حسین صاحب معرفت ماسٹر فقیر اللہ [illegible]

" صدیق احمد صاحب سیکرٹری انجمن تعلقداران لکھنؤ [illegible]

" غلام حسین صاحب وکیل لکھنؤ .... [illegible]

معرفت مرزا حیدر بیگ صاحب وکیل جونپور [illegible]

جناب خان بہادر مقبول عالم صاحب بنارس [illegible]

" احسن الدین صاحب .... [illegible]

از معلوم الاسم معرفت نواب ضیاء جنگ بہادر [illegible]

اسم نامعلوم .... [illegible]

جناب مقصود علی صاحب گنیش پور ...... [illegible]

" عطاء الرحمن صاحب .... [illegible]

" حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ ...... [illegible]

" صادق حسین صاحب ۱۲ر

" فضل احمد صاحب وزیرآباد ... [illegible]

" محمد معین الدین صاحب لکھنؤ قیمت کتب .. [illegible]

" محمد قمر الدین صاحب پٹنہ " ..... [illegible]

" محمد تقی صاحب .... [illegible]

" محمد امیر صاحب ۱۱ر

" محب اللہ صاحب .... [illegible]

" [illegible] صاحب .... [illegible]

" محمد اقبال صاحب ۳ر

" شیخ فضل الرحمن صاحب .... [illegible]

" غلام نبی صاحب .... [illegible]

" مرزا حیدر بیگ صاحب وکیل جونپور ...... [illegible]

" ملک خدا بخش صاحب وزیرآباد [illegible]

مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر لکھنؤ ...... [illegible]

جناب لعل الدین صاحب فتحگڈھ ..... صہ/
جون ،، محمد الدین صاحب .... عـہ
جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب .... عہ/
جناب خواجہ بشیر الدین صاحب .... عہ/
جناب محمد رحیم بخش صاحب بمد اشاعت ..... للعہ/
،، خدا بخش صاحب .... صہ/
،، محمد محسن علی صاحب رنگون ۱۰/
نامعلوم الاسم ۵/
جناب سلطان احمد صاحب کلکتہ ۱۲/
،، محمد عیسٰے صاحب ۱۴/
،، محمد یار صاحب اعظم گڈھ ۹/
،، میاں محمد صاحب ریشم گر پشاور .... صہ/
،، شیخ عبد الرؤف صاحب رئیس موئمہ الٰہ آباد عـہ
،، شیخ رافت اللہ صاحب رئیس گورکھپور عـہ
جولائی جناب کرم الٰہی صاحب احمدی پشاور .... صہ/
،، سیکرٹری صاحب چولیا ۱۰/
جناب فرید خانصاحب بوشائر ۸/
جناب بشیر الدین صاحب ٹکرٹ .... عہ/
ٹکٹ فرلیندہ اسم نامعلوم ۳/
جناب محمد اسلم خان صاحب شیرہ خان خیل مروان } ۱/
بذریعہ خواجہ صاحب رجسٹری بیمہ از ایبٹ آباد }
جناب ایم تاج دین صاحب ڈپٹی کلکٹر دھون عـہ
،، ناظر الحسن صاحب .... عـہ
،، ایم عبد القادر خان صاحب ۱ـہ
،، عبد الصمد صاحب سوداگر .... عـہ
اگست معلوم الاسم ۲/
ٹکٹ ۶/

دی منو ڈیم صاحب ۸/
جناب ایم یوسف صاحب ۱۴/
نیاز۔اے۔اے ۱۳/
جناب نذر محمد صاحب احمد ۱۱/
،، تاج دین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ڈ ہون صہ/
،، واعظ الحسن صاحب ۸/
،، زین الدین صاحب صہ/ }
،، محمد دین صاحب صہ/ } بمبئی عـہ
،، اسماعیل آدم صاحب صہ/ }
،، محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر سکولز حیدر آباد دکن ۶/
،، سیف اللہ خان صاحب ۱۱/
،، احمد حسین صاحب زہنٹ ٹکٹ ۸/
،، عبد الرحیم صاحب .... عـہ
،، محمد عبد اللطیف صاحب ۸/
،، احمد حسین صاحب ۴/
،، اسے بوا بیرو ۳/
،، پیر خان محمد خان صاحب .... للعہ/
،، شمس الدین صاحب ۱۰/
ستمبر قیمت کتب معرفت ماسٹر فقیر اللہ صاحب ۱۱/
جناب حکیم غلام محی الدین صاحب ۳/
،، سید منیر احمد صاحب جونپور ۶/
بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام کے لیے } ۴/ للعہ
جناب احمد حسین صاحب کی معرفت آیا }
جناب احمد حسین صاحب زہنٹ ۱۱/
،، مسعود حسین صاحب میرٹھ ۴/
ایچ عبد اللہ صاحب ... قیمت کتب ۱۱/
جناب خدا بخش صاحب ....

جناب امیر حسن صاحب پٹنہ	۸ر	جناب عبد المجید صاحب کانپور قیمت کتب	عہ ۱۳ر
" مولوی محمد یعقوب صاحب	للعہ ر	" ایم عبد الکریم صاحب پنڈی	عگا
" خواجہ بشیر الدین صاحب	عہ ر	" محمد ضامن علی صاحب لکھنؤ	عگا ۴ر
....		" مسٹر سیگو	عگا ۶ر
جناب حبیب النبی صاحب کلکتہ -	سے ۱۳ر	" نصرت علی صاحب لکھنو قیمت کتب	۱۴ر
جناب محمد شفیع صاحب قانونگو بذریعہ محمد زکریا صاحب	۵ر	" عبد الرؤف صاحب "	۱۵ر
مسٹر تاج الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر	صہ	" احسان اللہ صاحب بٹالہ "	عہ ۱۲ر
جناب محمد اصغر صاحب وکیل کیمبل پور	عہ ۵	" شمس الدین صاحب جونپور "	عہ ۱۲ر
جناب عبد الحمید صاحب پشاور	عگا ۸ر	" ولی محمد صاحب بنارس "	۱۰ر
جناب سید احمد حسین صاحب گیا	عہ ۴ر	" محمد خالق صاحب فیض آباد "	۱۴ر
جناب خواجہ بشیر الدین صاحب	عہ ر	" رحیم بخش صاحب "	۱۴ر
معلوم الاسم قیمت کھال از حیدرآباد	عسہ	" شیخ امیر الدین صاحب "	۱۴ر
جناب محمد صغیر صاحب	۶ر	" محمد شفیع صاحب "	۱۲ر
جناب محمد منظور الہی صاحب لاہور احمدیہ بلڈنگس	عہ ۶ر	" محمد زکریا صاحب مہاراج گنج "	۱۲ر
بابت ام الالسنہ	للعہ ۸ر	" نظام الدین صاحب جونپور "	۱۰ر
جناب سیف الرحمن صاحب پشاور	عگا ۹ر	" عثمان احمد صاحب "	۱۲ر
جناب الف دین صاحب وکیل کیمبل پور	عہ ۹ر	" محمد حفیظ اللہ صاحب بنارس "	عہ ۱۴ر
بنت صفدر جنگ صاحب امرت سر	عہ ۷ر	" محمد دستگیر صاحب میسور "	۱۵ر
محمد اسماعیل صاحب	عہ ۳ر	" عزیز الدین صاحب مدراس "	عگا
جناب مولوی عزیز بخش صاحب	عگا ۱۳ر	" بابو عبد الرحمن صاحب ادرتی "	۱۲ر
" عبد الرحیم صاحب پشاور	۱۴ر	" محمد حسین صاحب مدراس "	۱۰ر
" محمد یٰسین صاحب مظفر گڈھ	۱۵ر	" محمد نصیر اللہ صاحب "	۱۴ر
" محمد احمد صاحب کانپور	عہ ۳ر	" شمس الدین صاحب بنارس "	عگا ۱۵ر
" محمد حامد اللہ صاحب دہلی	عہ ۱۴ر	" ایم ایم ڈاکٹر خان صاحب ڈھاکہ	عہ ۱۴ر
" فضل الرحمن صاحب کانپور	۱۳ر	" محمد یار شاہ صاحب مدراس	للعہ ۱۳ر
" امتیاز علی صاحب فیض آباد	عہ ۱۴ر	جناب ایم حفیظ اللہ صاحب کلکتہ	۸ر

جناب عبدالہادی صاحب	عہ ۹ر
سید غلام مصطفیٰ صاحب علیگڈھ قیمت کتب	۱۲ر
جناب محمد رفیق صاحب مدھوبہ	عگ
جناب بدیع الزمان صاحب غازی پور „	عہ ۹ر
„ فخرالدین صاحب قادیانی „	عہ ۹ر
„ ایڈیٹر صاحب الفاروق „	۱۲ر
„ محمد اسماعیل صاحب فیض آباد „	عہ ۱۴ر
„ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کیمل پور „	عہ ۹ر
„ شیخ احمد صاحب پنڈی „	عہ ۱۴ر
„ ٹکٹ بابت کتب „	۹ر
„ غلام حسین صاحب۔ شیر شاہ „	عہ ۹ر
„ بیگم صاحبہ صفدر علی صاحب „	عہ ۱۲ر
„ شیر محمد صاحب موگا „	عہ ۱۴ر
„ آنریری سیکرٹری احمد نگر „	عگ
„ بی دستگیر میسور „	عہ ۹ر
قیمت کتب مختلفہ „	۱۱ر
قیمت کتب معرفت ماسٹر نظیر اللہ صاحب	۱۰ر
جناب عبدالقادر صاحب دھلی „	عہ ۱۲ر
جناب غلام جعفر خانصاحب „	عہ ۸ر
„ خلیفہ محمد صادق صاحب رانی پور „	عگ
„ محمد حامد صاحب حضرت پشاور „	عہ ۱۴ر
„ نور محمد صاحب سلطان پور „	عہ ۱۴ر
„ محمد وال کلکتہ „	عہ ۱۰ر
„ امیر حسن صاحب گیا „	عگ ۱۵ر

چندہ جو حکیم اجمل خانصاحب کی وساطت سے وصول ہوا مفصل ذیل میں درج ہے :-

جناب سید بشیرالدین صاحب چیرمین میونسپل کمیٹی دہلی	صہ
„ شیخ عزیزالدین صاحب پراچہ دہلی	لعہ
„ خواجہ احمد صاحب „	للعہ
„ حاجی عبدالغفور صاحب „	للعہ
„ افضل یار خانصاحب ناظم „	صہ
„ حافظ محمد اسحاق صاحب „	عـہ
„ محمد حیات صاحب وانو	۷ر
ٹکٹ جناب محمد اعظم صاحب	عہ ۹ر
„ عبدالکریم صاحب پوربیہ	۴ر
„ عبدالاحد صاحب۔ غازی پور قیمت کتب	عگ ۶ر
„ غلام اکبر صاحب۔ حیدرآباد قیمت کتب	لوعہ ۱۴ر
„ مینیجر صاحب نور لائبریری „	عہ ۳ر
„ عبدالخلیل صاحب آگرہ „	عگ ۴ر
„ غلام محمد صاحب „ „	۵ر
„ محمد محسن صاحب حیدرآباد „	عہ ۹ر
„ شکراللہ صاحب فیض آباد „	للعہ ۱۴ر
„ محمد حسین صاحب علیگڈھ „	عہ
„ برکت اللہ صاحب اٹاوہ „	عگ ۸ر
„ سلیمان بیگ صاحب „ „	عہ
„ عبداللہ خان صاحب سرگودہ „	عگ ۱۲ر
„ محمد شفیع صاحب فیض آباد „	عہ ۱۴ر
„ امیر احمد صاحب اہلکار کرہ میسور „	صہ
„ مولوی مومن حسین صاحب حیدرآباد „	عگ ۱۴ر
„ روشن من اللہ صاحب اردنی مدراس	عگ ۴ر
„ نادر یار شاہ صاحب اورکاٹ „	عگ
„ حبیب اللہ صاحب بخاری „	۱۴ر

جناب عبد القادر صاحب مسور	صہ/
" عبد المحمود صاحب بنگال قیمت کتب	؏
" شاہ محمد صاحب "	۹؏
" مہر حسن صاحب ٹمکور	۹
" بشیر احمد الدین صاحب احمد علیگڈھ "	عہ/
" ایم جان صاحب - پنڈی "	۱۵/
" محمد یعقوب صاحب مراد آباد "	۱۴/
" عبد المجید صاحب بمدہ دکنگ	صہ/
" تاج الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر ڈھون گرنول	للعہ
جناب محمد رافت اللہ صاحب گورکھپور	للعہ
" محمد شریف صاحب قیمت کتب	۱۲/
واپسی رقم "	۱۴/
جناب سید عبد العزیز صاحب بنگلور	۱۴
" فضل الرحمن صاحب "	؏
" نور محمد صاحب - کولمبو "	۱۴

سفر خرچ از انجمن جونپور لعہ از انجمن اعظم گڈھ صہ
از انجمن پرتا بگڈھ ہمعہ - از انجمن فرخ آباد صہ
میزان ... بقلم خواجہ عبد الغنی مہتمم سید کرم الدین محرک

یہ فہرست اُس امداد کی ہے جو اسلام سے درد رکھنے والے اصحاب نے اس مشن کیلئے جو امداد حیدر آباد کے نیکدل اصحاب نے کی وہ اگلے صفحہ پہ درج ہے ہر دو امداد میں کثرت سے وہ رقوم ہیں جو خالص مفت اشاعت ریویو کے لیئے مجھے موصول ہوئیں - میرے نزدیک نصف اور ۳/۴ کے درمیان رقمیں اسلامک ریویو کی ہیں - جیسے کہ رجسٹر آمد سے اندازہ ہوتا ہے - لیکن اس سال بہنے دیگر اخراجات ووکنگ بڑھتے دیکھکر ہر ایک قسم کی امداد کو ایک جگہہ فہرستہا مندرجہ میں جمع کرا دیا ہے - اور بقیہ کو قیمت خریداری رسالجات میں رکہا ہے ہاں زر امداد میں سے بعض کتب کی قیمت ڈیڑہ صدروپیہ کے قریب اور صرف اُس قدر رسالجات اردو انگریزی کی قیمت منہا کرکے جو بعض معطی صاحبان کی خدمت میں جاتے ہیں - اور جو چھ سات صدروپیہ ہوگی باقی کل کی کل آمد زر امداد میں دکھلا دی ہے اور جو چودہ ہزار سے اوپر ہوتی ہے - ہاں میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ اگر رسالجات کی آمد و خرچ کا حساب الگ الگ کیا جاوے - اور منافع نکالا جاوے تو پھر یہ آسانی سے نظر آسکتا ہے کہ چار پانچ ہزار کے درمیان رقم اس مشن کو انگریزی اردو رسالہ کے فنڈ سے ملی ہے - اور اس امر کے لیئے میں خدا تعالیٰ کا ہزار لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایسا کرنے کی توفیق دی اور میں نہایت عجز و الحاح سے جناب باری میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی مجھے ایسا کرنیکی توفیق دے کہ میں ان رسالجات کے منافع کو اس کام پہ لگا دیا کروں اور خدا وہ دن بھی مجھ پر لاوے کہ میں ان رسالجات کی ایڈیٹری کا بھی معاوضہ نہ لوں اور ان کی کل کی کل آمد اس مشن کی نذر کروں آمین

فہرست زر امداد از حیدرآباد دکن

بہ سکۂ انگریزی

نام	رقم
عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر ...	تین ہزار روپیہ
عالیجناب مہاراجہ سر کرشن پرشاد بہادر	[illegible]
عالیجناب نواب فیاض الدولہ صاحب بہادر	[illegible]
عالیجناب مسٹر سید گڑی صاحب	[illegible]
محل نواب ممتاز یار الدولہ بہادر	[illegible]
عالیجناب مسز الماسطیفی صاحبہ	[illegible]
میاں صلاح الدین صاحب عزیز نواب حاکم الدولہ صاحب بہادر مرحوم ...	[illegible]
جناب میجر عظمت اللہ شاہ صاحب	[illegible]
جناب کپتان فرحت علی صاحب	[illegible]
" " عنایت علی صاحب	[illegible]
جنابہ مس نصیر الدین تیموری صاحبہ	[illegible]
جناب سید معظم علی صاحب	[illegible]
جناب مولوی حمید الدین صاحب	[illegible]
جناب محمد اکرام حسین صاحب	[illegible]
جناب مولوی غازی الدین صاحب	[illegible]
عالیجناب مسٹر حیدری صاحب منجانب مسز حیدری صاحبہ	[illegible]
نواب عزیز جنگ بہادر	[illegible]
مسز نصر اللہ خان صاحب	[illegible]
نظام کلب* بار سوم	[illegible]

*۔ تفصیل بسکۂ حالی جو دفتر کلب سے آئی وہ حسب ذیل ہے:

نام	رقم
مولوی عبد الباقر صاحب	[illegible]
نواب عزیز یار جنگ بہادر	[illegible]

بہ سکۂ حالی

نام	رقم
از نظام کلب* بار اول	[illegible]
جنابہ مسز سید محمود صاحبہ	[illegible]
جنابہ مسز نواب عماد الملک بہادر	[illegible]
انجمن خواتین اسلام بلدہ حیدرآباد	[illegible]
عالیجناب نواب بشیر جنگ بہادر	[illegible]
معرفت جناب ڈاکٹر فقیہ الدین صاحب	[illegible]
جناب ہاشم معز الدین صاحب	[illegible]
عالیجناب نواب بہرام الدولہ بہادر	[illegible]
از معلوم الاسم صاحب بہ اسٹیشن پربھنی	[illegible]
سیٹھ محمد موسیٰ صاحب سکندرآباد	[illegible]
جناب مولوی عبد العلی صاحب وکیل بابت عوض	[illegible]
جناب غازی الدین احمد صاحب	[illegible]
جناب شجاع الدین طبیب (جی) صاحب	[illegible]
از نظام کلب بار دوم [illegible] بہ تفصیل ذیل:۔	
نواب میر محمد علی صاحب بہادر	[illegible]
نواب مہر الدولہ صاحب بہادر	[illegible]
مولوی غلام محمد صاحب	[illegible]
نواب میر خورشید علی صاحب	[illegible]
جناب محمد عبد الجبار صاحب	[illegible]
نواب اسحاق جنگ صاحب	[illegible]

میزان [illegible] جو بحساب [illegible] فی صدی بٹاون۔ برابر ہوئے بہ سکۂ انگریزی [illegible]

*۔ اس کی تفصیل دفتر کلب سے دریافت کی گئی ہے جو آنے پر درج رسالہ کی جاوے گی +

*۔ نواب مرحوم جو دیلیتے دلتے ہمہ رسے رخصت ہوئے اس مشن کے سچے خیر خواہ تھے۔ آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا

نواب مرزا فرمان علی صاحب	عـہ
مولوی میر احمد علی صاحب	ما ار
مولوی حامد حسین صاحب	سـہ
ڈاکٹر عبد الحی صاحب	عـہ
مولوی غلام محمد صاحب تعلقہ دار	صـہ
مولوی قاسم الدین صاحب	سـہ
مولوی غلام محی الدین صاحب	عـہ
نواب سردار یار جنگ بہادر	مـہ
نواب نظر جنگ بہادر	صہ
مولوی غلام قادر صاحب گرامی	عـہ
مولوی سید احمد صاحب محاسب صدر	صـہ
میزان للعارضہ بسکہ انگریزی	سار للعہ
بہ تفصیل ذیل :- منی آرڈر	سا للعہ
فیس منی آرڈر	۸ ر
بہ قبضہ کلب	۵ ر

کلب مذکور سے اور چندہ بھی ۱۹۱۶ء میں وصول ہوا جو اس حساب ۱۹۱۵ء میں شامل نہیں کیا لیکن اس کی تفصیل یہاں دیجاتی ہے۔

بار چہارم بماہ فروری ۱۹۱۶ء بسکہ انگریزی ما ر عہ

بہ تفصیل ذیل :- مولوی سید زین العابدین صاحب بلگرامی .... ما ر

مولوی میر فیض الرحمٰن صاحب بلگرامی	مـہ
مولوی سید محمد محسن صاحب "	مـہ
مولوی ابو محمد صاحب	عـہ
مولوی خواجہ شجاعت اللہ صاحب	مـہ
بجٹ از بار سوم میزان	ما ر ۸ ر ۳ پائی
جو بسکہ انگریزی	ما ر ۱۴ ر
منی آرڈر	ما ر صـہ
فیس منی آرڈر	۱۰ آر
بہ قبضہ کلب	۴ ر

رقم حیدر آباد میں سے صرف اُن رسالجات اردو و انگریزی کی قیمت جو بعض عطا کنندگان امداد کے نام جاتے ہیں اور اس فہرست میں بعض اصحاب کی تو قیمت رسالہ ہی ہے۔ منہا کر کے باقی کل رقم نقشہ بالا میں بمد امداد حیدر آباد دکھلادی ہے۔ عالیجناب مہاراجہ سر کرشن صاحب بہادر نے علاوہ مالی امداد مشن کے ایک بیش بہا خلعت میری ذات کے لیے بھی عطا کی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا خیر دے

اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی طرف سے علاوہ ان اشفاق کریمانہ و مراحم خسروانہ کے جو اُنھوں نے میرے قیام حیدر آباد میں مجھ پر مبذول فرمائی۔ اُنھوں نے ایک ہزار روپیہ کلدار بطور رخصتانہ مجھے عنایت فرمایا۔ آپ نے خاص محل شاہی میں اپنے حضور میرا لکچر کرایا۔ اور لکچر سن کر اظہار خوشنودی میں دوصد روپیہ کلدار ماہواری کا منصب میرے لیئے منظور فرمایا۔ جو تاریخ لکچر سے جاری ہوا۔ اور اس کا عملدر آمد ۱۹۱۶ء میں ہوا۔ اس موقعہ پر میں خصوصاً بزرگان حیدر آباد کا خاص طور پر شکر گذار ہوں۔ مجھے وہاں کے اصحاب میں ایک خاص زندگی ایک خاص محبت اسلام ایک خاص خلوص قومی و عزم نظر آیا۔ میں نے وہاں کی بعض خواتین کو اور علاقوں کے فرقہ ذکور سے بہتر پایا۔ ہر ایک وضیع شریف نے میری ساتھ جو سلوک کیا اس کا اجر اللہ تعالےٰ ہی اُن کو دے۔ آمین ثم آمین ❊

کوئی طریق مراعات بزرگان حیدرآباد نے میرے ساتھ نہیں چھوڑا۔ امداد کی رو سے بھی کل دیگر مسلم برادران ہند کے مقابل صرف ایک بلدہ حیدرآباد کے مسلمانوں نے نہایت دریادلی سے اس مسلم مشن کی امداد کی۔ اگر ایک اس بلدہ کے بزرگ اس طرف توجہ کرلیں تو ووکنگ مشن بہت حد تک مالی مشکلات سے بچ جاتا ہے۔

مجھے اخیر میں علی الخصوص مسز سروجنی نائڈو کا اس لیئے شکریہ ادا کرنا ہے۔ کہ آپ نے ایک غیر مسلم کی حیثیت میں میرے ساتھ ایک مسلمہ کا سا سلوک کیا۔ میرا کوئی ہی لیکچر ہوگا جس میں آپ موجود نہ تھیں۔ میرے مشن سے آپ کو ازحد دلچسپی ہے۔ آپ نے اسکی مالی امداد کا بھی بوجہ احسن انتظام کیا۔ یہ آپ کی ہی تجویز تھی کہ ایک تھیٹر میں بذریعہ ٹکٹ کے میرا لیکچر ہوا جو ازحد کامیاب ہوا۔ اس کی آمد جمع ہونے کے بعد ۱۹۱۶ء میں بذریعہ نواب خدیو جنگ بہادر مجھے ملی جو ۱۹۱۶ء کے حساب میں درج کی گئی ✣

حضرت مسیحؑ کا مذہب کیا تھا۔

عہد جدید میں بعض ایسی عبارتیں ہیں جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کا مذہب صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر میں یوحنا باب ۱۷ کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جہاں اس مقدس معلم کے سخت اضطراب اور گہرے اندیشہ کا ذکر ہے جو آپ کو ایسے خطرناک دکھ اور مصیبت کے وارد ہونے پر لاحق ہوا۔ جناب مسیحؑ کو اپنی سلامتی کے اندیشہ سے اپنی مشن کے صحیح مفہوم کا فکر کسیطرح کم نہ تھا۔ چنانچہ دیگر انبیاء کی طرح آپ نے بھی دین کی بنیاد کو تمام چیزوں پر مقدم رکھا جب موت آپ کی آنکھوں کے سامنے پھر رہی تھی۔ اس وقت آپ کے دل و دماغ میں کس چیز کا غلبہ تھا۔ ہاں اسی دین حقہ کا جس کی اشاعت کے واسطے آپ مامور کیئے گئے تھے۔ وہ تعلیم با صداقت ہے جسے آپ نے اپنی گرفتاری کے وقت اعلان فرمایا" اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"۔ ملاحظہ ہو یوحنا

کی انجیل باب ۱۷ آیت ۳ ؂

یہی ایک سچی تعلیم تھی اور یہی جناب مسیح علیہ السلام کا دین تھا۔ یہ آپ کو یقین تھا۔ اور اسی کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ کہ ہمیشہ کی زندگی خدا تعالےٰ کے سچے تصور کا نام ہے اور اسی سے اعمال صالح کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے "واحد سچے خدا کے علم" کو "ہمیشہ کی زندگی" سے مطابقت دی ہے۔ کیونکہ اوّل الذکر موخر الذکر کے لیے لازمی ہے۔ الغرض مسئلہ توحید باریتعالیٰ پر آپ نے سخت زور دیا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی یعنی اس دنیا اور آئیندہ کی راحت و آرام کی زندگی روح کی ایک آرزو ہوتی ہے۔ اور اس وقت جب جناب مسیح نے یہ سمجھا کہ اب میرا وقت قریب آگیا تو آپ نے اپنے لوگوں کو واضح طور سے بتلا دیا کہ کسطرح ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ آپنے صاف اور مبین الفاظ میں بتلایا کہ اکیلے سچے خدا پر ایمان رکھنا چاہیئے۔

اُسی باب کی سترھویں آیت میں مذکور ہے "انھیں اپنی سچائی سے پاک کر تیرا کلام سچائی ہے" پھر چھبیسویں آیت میں اس طرح آیا ہے "اور میںنے تیرا نام اُن پر ظاہر کیا۔ اور ظاہر کرونگا تاکہ وہ پیار جس سے تونے مجھسے پیار کیا ہے ان میں ہو اور میں اُن میں ہوں چھٹی آیت میں بھی لکھا ہے کہ "میںنے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا ہے" متی اور لوقا نے بھی اُسی تعلیم کو جناب مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس سوال پر کہ "اے اُستاد شرع میں بڑا حکم کون ہے" مندرجہ ذیل اہم جواب دیا گیا ہے۔

"یسوع نے اُس سے کہا خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر۔ پہلا اور بڑا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اُس کے مانند ہے۔ کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انھیں دو احکام پر ساری شرع اور سب انبیاء کی باتیں موقوف ہیں" (متی باب ۲۲ آیت ۳۷ تا ۴۰) ؂

یہ تعلیم جو صاف اور پُر زور الفاظ میں پیش کی گئی ہے ہمہ اقسام کے مشرکانہ خیالات اور مسئلہ تثلیث کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ اگر ہم واحد خدا کی اپنی سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے عبادت کریں تو پھر کسی دوسرے معبود کی گنجائش نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں صداقت قطعی اور عام ہے۔ الغرض تمام انبیاء نے صداقت کے علاوہ کچھ بھی تعلیم نہیں کی۔ اب

اس امر سے کہ جناب مسیح کی وہی تعلیمات تھیں جو دیگر انبیاء نے دیں۔ آپ کی مشن کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ جو طرز دلیل آپ نے اختیار کی۔ اُس سے صرف یہی ثابت کرنا مقصود نہ تھا۔ کہ جملہ انبیاء کی بعثت کا مدعا توحید الٰہی تھا۔ بلکہ آپ نے یہ بھی بتلانا چاہا کہ بقول یہود آپ مکار نہ تھے بلکہ آپ ایک سچے رسول تھے۔ خدا تعالےٰ کی توحید کا اعلان کرنے کے بعد جناب مسیحؑ نے اپنے نام کے ساتھ الفاظ "جسے تو نے بھیجا" لگا دیے تاکہ پیروؤں کو یہ معلوم ہو کہ آپ خدا تعالیٰ کے ایک رسول تھے نہ معبود + ہندوستان میں کرشن اور رامچندر خدا مانے جاتے ہیں نہ کہ خدا کے بیٹے۔ بدھ بھی ایک معصوم ذات سمجھا جاتا ہے +

بدقسمتی سے جناب مسیحؑ کے پیروؤں نے بھی آپ کی آخری ہدایات کو ترک کر کے آپ کو معبود بنا لیا اُنکے اس فعل پر آپکی روح کو کس قدر صدمہ ہوگا۔ کیونکہ آپ نے اس بات کا اعلان کرنے کے لئے کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں۔ کس قدر تکلیفیں اور مصائب برداشت کئے۔ جو حال ہو کچھ پیرو کر رہے ہیں آپ اُس سے بری الذمہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنا کام محنت و خوبی سے انجام دیدیا غالباً آپکو پہلے سے یہ گمان تھا کہ آپ کے پیرو اصلیت سے دور جا پڑیں گے کیونکہ آپ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے "جب تک کہ میں اُن کے ساتھ دنیا میں تھا۔ تب تک میں نے تیرے نام سے ان کی حفاظت کی" (یوحنا باب ۱۷ آیت ۱۲) + حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو خوش کرنے کا اب صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جو تعلیم آپ نے دی اُس پر ایمان قائم ہو۔ چنانچہ یوحنا باب ۱۷ آیت ۳ میں مرقوم ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اسکے ایک رسول ہیں +

اسی قسم کی تعلیم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آنحضرت صلعم نے غلطی ہو جانے کی کوئی بھی گنجائش نہیں رکھی اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اسلام کا جوہر رکھ دیا۔ جسے روزمرہ ایک مسلم بچہ۔ مرد۔ عورت۔ اعلیٰ ادنےٰ۔ مشرقی مغربی ورد کرتا رہتا ہے۔ اور یہ کلمہ ہمیشہ یاد دلاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی پرستش ہرگز نہ کی جائے۔ بلکہ آپ کو خدا تعالےٰ کا رسول سمجھنا چاہیئے اور صرف واحد خدا کی عبادت کرنی چاہیئے جس کی تعلیم صرف آنحضرت صلعم ہی نے نہیں دی بلکہ تمام انبیاء نے دی +

اُجرت اشتہارات

رسالہ اشاعت اسلام کا دائرہ اشاعت ایک سال کے قلیل عرصہ کے اندر محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دو ہزار سے متجاوز کر گیا ہے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ بڑی عجلت سے اس کا دائرہ اشاعت دس ہزار ہو جاوے گا۔ مشتہرین کے لیئے اپنے اشتہار درج کرانے کا اس سے بڑھ کر نادر موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا +

مینیجر رسالہ

اندازہ صفحہ	ایک بار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
چوتھائی	عہ/	عیگر	للعہ/ ۸ر	الرعہ
نصف	۸ ۸ر	صہ/	معہ/	۱۵
پورا	للعہ/	۱۰	۱۸	۳۰

نوٹ:۔ باقی امورات خط و کتابت سے طے ہو سکتے ہیں +

ست سلاجیت
مومیائی

مقوی اعضا ہے۔ معدہ و دیگر اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ بدن میں چستی پیدا کرتا ہے انگریزی قیمتی ادویات کے مقابل بہ کم قیمت مفرد دوائی دماغی کام کرنے والوں کے لیئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ کام کے بعد تھکاوٹ بالکل محسوس نہیں ہوتی۔ اگر اسے اکسیر البدن کہا جائے تو مبالغہ نہیں۔ تبت و گلگت کے پہاڑوں سے سلاجیت منگوا کر ست طیار کیا جاتا ہے۔ درد کمر۔ زکام ریزش کھانسی کو رفع کرتا ہے۔ چوٹ لگنے درد کے لیئے تو تحفہ علاج ہے۔ ہر موسم میں مرد زن۔ ضعیف بچہ بغیر کسی پرہیز کے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ جو قریباً تین ماہ کے لیئے کافی ہے (عہ/)

نوٹ:۔ قیمت واپس اگر خالص نہ ہو + **ترکیب استعمال** صبح یا شام دودھ کے ساتھ ایک رتی یا ڈیڑھ رتی +

المشتہر کارخانہ ست سلاجیت۔ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

النبوۃ فی الاسلام

فاضل اجل حضرت قبلہ مولوی محمد علیؓ صاحب ایم۔ اے کے لاجواب تصنیف جس میں آپ نے نہ صرف احمدی جماعت کے حصہ خیال کی اصلاح فرمانے کی طرف توجّہ کی ہے۔ بلکہ اس لاجواب کتاب میں اعلےٰ سے اعلےٰ اصول اور دلائل قائم کر کے عقلیہ رنگ میں ثابت کیا کہ آنحضرت صلعم پر نبوت کا دروازہ ختم ہو گیا۔ یہ کتاب فریق بحث کے علاوہ ان غیر مسلموں کا بھی قیمتی جواب اپنے اندر رکھتی ہے جو ختم نبوّت پر عقلیہ اعتراض کرتے ہیں۔ چھ سَو صفحہ کے قریب یہ کتاب ہے جس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے .... (عہ)

ووکنگ مشن فنڈ بڑھانیکی ایک آسان تجویز

اسلامک ریویو کے گذشتہ سالہائے کے پرچے ہم نے اس لئے نصف قیمت پر کر دئیے ہیں کہ ان کی قیمت کو ووکنگ مشن کے اخراجات پر لگایا جاوے۔ اسلامک ریویو کے پہلے دو سال کے پرچے قیمت فیجلد عہ اس لئے بھی خریدنے کے قابل ہیں کہ ان پرچوں سیاہ ظلمت اور شب دیجور تاریکی میں بجلی کا کام کیا۔ ایسے وقت جب اسلام کے چہرہ پر افترا۔ غلط فہمی اور غلط بیانی کی سیاہ چادر پڑی ہوئی تھی۔ اسلامک ریویو نے اُس چادر کو پھاڑ اسلام کے منوّر چہرہ سے یورپین آنکھوں میں چکا چوند کر دی +

مکمل جلد اسلامک ریویو ۱۹۱۵ء کی قیمت ۸/ ہے، جو اصلی قیمت سے نصف ہے۔ اور ۱۹۱۵ء پرچہ ۱۹۱۵ء کی مکمل جلد قیمت عہ + ان پرچوں کو خریدنا ہی بہترین کار ثواب ہے +

پتہ

خواجہ عبد الغنی منیجر اشاعت اسلام عزیز منزل۔ نولکھا۔ لاہور

چھ مشہور دوائیوں کا بکس

خریدنے سے پہلے آزمائش کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گذشتہ ۳۰ سال

سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں - اس لئے قدیم خریداروں کو بھی طلب کرنے کی ضرورت نہیں - صرف نئے صاحب کے لئے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہو گئے ہوں یقین دلانے اور آزمائش کے لئے یہ ... چھ مشہور اور مجرب ادویات کے (نمونہ کا بکس) بنا ہے جس میں اس قدر کافی ہر ایک دوا ہے کہ آزمائش پورے طور سے ہو سکتی ہے - یہ چھ شیشیوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں جنکے ساتھ ان کے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال کی ترکیب بھی رہتی ہے - گھر ... کے لئے بے مثل ہے - اور مسافرت کی حالت میں بہت مدد دیتی ہے - تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر برمن کے ... خاص مفید دواؤں کا نمونہ ملتا ہے - اسی طرح مدرسوں کی تھوڑے ہی فیس میں بہتری ہو سکتی ہے - ایک پوری شیشی کے دام الگ الگ ہیں +

دواؤں کے نام

دمہ کی دوا - دمہ کیسا ہی تو ہو فوراً دباتی ہے +

کولا ٹانک - ہر ایک کے لئے طاقت بڑھانے کی دوا ہے

مقوی باہ کی گولیاں - جیسا نام ویسا فائدہ

عرق کافور - ہیضہ ... گرمی کے دست کی ایک ہی دوا +

جلاب کی گولیاں - جلاب کی گولیاں شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو صاف اجابت ہوتی ہے +

عرق پودینہ سبز - درد شکم و ریاحی درد کی دوا +

پوری حالت کی فہرست بلا قیمت طلب کر کے دیکھیے - ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں - ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے +

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

چھ مشہور دواؤں کا بکس

خریداروں سے التماس آزمائش کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گذشتہ ۳۰ سال

سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں۔ اس لیے قدیم خریداروں کو کچھ طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نئے صاحب کے لیے جو اشتہاری ادویات سے متنفر ہو گئے ہوں یقین دلانے اور آزمائش کے لیے یہ سربمہر ذیل چھ مشہور اور مجرب ادویات کے نمونہ کا بکس بنایا ہے جس میں اس قدر کافی ہر ایک دوا ہے کہ آزمائش بخوبی ہو سکتی ہے۔ چھوٹی شیشیوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں۔ جن کے ساتھ ان کے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال کی ترکیب بھی رہتی ہے۔ گھر یا سفر کے لیے بے مثل ہے۔ اور مسافرت کی حالت میں بہت مدد دیتی ہے۔ تھوڑے سے خرچ میں ڈاکٹر برمن کے بکس کا خاص مفید دواؤں کا نمونہ ملتا ہے۔ اسی طرح ہر مرض کی تھوڑے ہی خرچ میں بہتری ہو سکتی ہے۔ ایک پوری شیشی کے دام الگ الگ ہیں +

دواؤں کے نام

دمہ کی دوا۔ درد کیسا ہی زور میں ہو فوراً دباتی ہے +

کولا ٹانک۔ ہر ایک کے لیے طاقت بڑھانے کی دوا +

مقوی باہ کی گولیاں۔ جیسا نام ویسا فائدہ +

عرق کافور۔ ہیضہ گرمی کی درستی کی ایک ہی دوا +

جلاب کی گولیاں۔ جلاب کی گولیاں شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو خلاصہ اجابت ہوتی ہے +

عرق پودینہ سبز۔ درد شکم و بادی درد کی دوا +

پوری حالات کی فہرست بلا قیمت طلب کر کے دیکھیے۔ ادویات ہر جگہ دوکان داروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے +

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایک سلائی کی اندھی آنکھ روشن کرنیوالا جواہر نور العین

دنیں بوجہ ماثیر والا خالص نمبرہ بھی جواہر نور العین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور ممیرہ اور دیگر ادویہ سرمہ کی نور کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کیونکہ اسکی ایک ہی سلائی سے ۵ منٹ میں دھند دور نظر کی ٹکوری بھی رتوندھی نسخ۔ اور ایک ہفتہ میں روئے پیٹے ککرے۔ ناخنہ۔ پڑبال۔ پھولا۔ موتیا بند۔ ضعف بصر اور ہر قسم کا اندھاپن معدوم ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے اور آنکھ بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی ماشہ درجہ خاص عـــــہ درجہ اعلیٰ للعـــــہ درجہ اول عـــــہ

بے شمار سندات میں سے صرف چند کی مختصر نقل انکے اصل الفاظ میں

دس سالہ کی ٹکوری دور کر دی۔ دستخط خواجہ احمد دین صاحب از راولپنڈی۔	**میری آنکھوں کو** کمال فائدہ ہوا۔ دستخط خالد خان صاحب نائب تحصیلدار اگرور ہزارہ	**۵ برس کی پینڈ لگی ہوئی تھی** اور پڑبال دور ہوگئے۔ دستخط لالہ رام صاحب زمیندار کانپور	**آنکھ کا ڈھیلا نکال کر** لگانے سے بچا دیا۔ دستخط میر مشتاق حسین صاحب ...
۱۴ برس کا اندھا ایک ہفتہ میں اچھا کر دیا۔ دستخط ڈاکٹر غلام حیدر صاحب مشرقی افریقہ	**دس برس کے ککرے** یعنی روئے دور کر دیئے۔ دستخط شہزادہ ضیاء الدین صاحب از شاہپور	**ایک برس کی اندھی آنکھ** اچھی کر دی۔ دستخط عبدالعزیز صاحب قانون گو اسکردو کشمیر۔	**اپریشن سے جو ککرے دور** نہ ہوئے تھے جواہر نور العین نے اچھے کر دیئے۔ دستخط عبدالرحیم صاحب ...
پانچ سال کی رتوندھی یعنی شبکوری دور کر دی۔ دستخط منشی غلام حسین صاحب از راولپنڈی	**موتیا بند اور پھولے کے دس نسخے** اچھے کر دیئے۔ دستخط سردار امیر محمد خان صاحب گورنر غزنی۔	**۱۵ سالہ چیچک کا پھولا دور کر دیا** دستخط سردار سید محمد صاحب کابل۔	**فوائد مندرجہ اشتہار سے** بڑھ کر مفید پایا۔ دستخط سید علی احمد صاحب پولیس سرکل انسپکٹر ...

شربت جانفزا

بھوک لگاتا۔ کھانا ہضم کرتا۔ اور شریح کو نفیس خون پیدا کرکے تمام جسم کی پرورش کرتا۔ اور دبلے پتلے کو فربہ اور تنومند اور طاقتور بناتا۔ اور دل و دماغ کو طاقت دے کر عقل ہوش و حواس اور حافظہ تیز کرتا ہے۔ بحالت ضعف اور غشی اس کی ایک خوراک دینے سے ۵ منٹ میں مریض ہوش میں آ کر بات چیت کرنے لگتا ہے۔ خاص کر یہی مزاج کے بچے جو ہمیشہ کمزور دبلے پتلے اور معدہ اور اسہال اور سینہ کی امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جلد تروتازہ ہو جاتے ہیں۔ کھانسی اور سل کی امراض کے لئے تو یہ اکسیر بے نظیر ہے۔ ایک مہینہ میں تین پونڈ وزن بڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عـــــہ

حسن افروز

چہرہ کی چھائیاں۔ اور پھنسیاں زرد داغ چند منٹ میں دور کر کے سیاہ فام کو گلفام بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی عـــــہ

پتہ ڈاکٹر نبی بخش سابق میڈیکل افسر افغانستان لاہور دہلی دروازہ

بہار حسن

پری جمال کہتے ہیں جسکو وہ ہے صورت پری + حسن کی شان بڑھانے کا ذریعہ میں ہوں
حضرات دہلی کے قدیم خاندانی اطباء کے سیکڑوں برس کے آزمائے ہوئے خاص نسخے
جو بغیر کسی قسم کی مضرت کے رنگت نکھارتے ہیں بڑی احتیاط سے تیار کرائے جاتے ہیں دوا خانہ کی فہرست مفت منگا لیجئے

پری جمال بہار ابٹن

گورے رنگ کو اور بھی چمکا دیتا ہے تازہ بتازہ جڑی بوٹیوں اور قیمتی ادویات سے تیار کیا جاتا ہے جلد کی تمام جھائیاں کیل داغ دھبے دور کر دیتا ہے جلد کو مخمل کی مانند نرم کر دیتا ہے۔
قیمت فی بکس معہ صابن ایک روپیہ ... (عہ)

روغن پری بہار گیسو دراز

تازہ تازہ پھولوں کی بہار مستانہ خوشبو بالوں کو لمبا اور ریشم کی طرح ملائم کر دیتا ہے اگر شیشی کھولی تو خوشبو شروع معلوم ہوتا ہے۔ فی شیشی ۔ قیمت ایک روپیہ

حب جواہر مہرہ

... دل و دماغ کو قوت ... بہار ... قیمت ...

دوائی عقیق

ہر قسم کی کھانسی دمہ کیلئے بے انتہا مفید ہے ... اکسیر ہے۔ فی شیشی ... قیمت ایک روپیہ ... (عہ)

حب بواسیر

خونی و بادی بواسیر کا مجرب علاج ... گولیاں ... قیمت ایک روپیہ (عہ)

المشتہر
حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نو رہنت دہلی بازار فراشخانہ

پاؤں پاؤں ہیئر آئل

جناب من! یوں تو آپ نے بالوں کو لگانے والے ہزاروں خوشبودار تیل دیکھے ہونگے۔ لیکن یہ تیل بھی اپنی بیش قیمت اجزاء اور عجائب و غرائب خواص کے لحاظ سے یگانہ روزگار ہے۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام فوراً دور۔ بال سیاہ کرنے گھنے اور گھنگریالے چمکدار ملائم بنانے میں اکسیر ثابت ہوا ہے دماغی طاقت کو بڑھانا اس کا اصلی کام ہے۔ اس کی مہک اس قدر تیز ہے۔ کہ شیشی کھولتے ہی خوشبو کی بے انداز لپٹیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جس نے ایک موقعہ اس پاؤن پاؤن تیل کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے اس کا شیدائی بن گیا +

صرف آزمائش شرط ہے۔
قیمت صرف (۱۲) محصولڈاک (۴)
ہر ایک شیشی کے ساتھ انعامی چیزیں ملفوف ہیں

المشتہر
میسرز سلیمان اینڈ برادرز ۵۱ بیگا نڈٹ سٹریٹ رنگون

اینٹی ڈرماسیپس

بیس سال بعد پیچ گیا

تمام جلدی بیماریوں کیلئے بے نظیر دوائی ہے۔ اسکے بیرونی استعمال سے بھگندر پھوڑا پھنسی۔ داد۔ چنبل۔ سرخ باد کسی قسم کا زخم۔ جرب۔ خارش۔ ناسور۔ خارش۔ خون کا پک جانا۔ دانتوں کا خورہ۔ نکسیر وغیرہ وغیرہ جنگلی کا کام کا اور کیسا ہی پرانا زخم کیوں نہ ہو۔ جس سے کل دنیا کے ڈاکٹر لاچار ہو چکے ہوں۔ علاج ہفتوں یا مہینوں نہیں کرنا پڑتا۔ معاملہ خوبی کہ صرف ایک دفعہ لگانے سے آرام۔ نصف کے قریب شرطیہ درست ہو جاوینگے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ارسال خدمت ہوگا۔
قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک (۴) نمونہ (۴)
اس کے متعلق ہمارے پاس متعدد سرٹیفکیٹ ہیں +

المشتہر
ٹی ڈرما اینڈ کو۔ وزیرآباد

امرت دھارا صابن

جلدی امراض کے واسطے خالص امرت دھارا کی بجائے ہم نے امرت دھارا داخل کر کے صابن تیار کرایا ہے۔ جس کے استعمال سے نہ صرف جلدی امراض داد۔ چنبل۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ خارش۔ پتی وغیرہ دور ہوتی ہیں بلکہ چہرہ پر ملنے سے چہرے کے کیل۔ چھائیاں وغیرہ کو دور کرتا ہے چہرے کو ملائم اور خوبصورت بناتا ہے۔ اور بچوں کو ملکر نہلانے سے ان کو جلدی امراض نہیں ہوتی ہیں۔ نیز ڈس انفکٹنٹ ہے۔ مریضوں کو دیکھنے کے بعد اس سے ہاتھ صاف کرنے سے جرم فوراً ہلاک ہوتے ہیں۔ اور بیماری کا خطرہ نہیں رہتا کوئی دوائیہ صابن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے جتنی امرت دھارا اس میں ڈالی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں قیمت ہم نے بہت ہی کم رکھی ہے۔ یعنی ۱۲؍ فی بکس ۳ ٹکیہ فی ٹکیہ ۵؍

المشتہر منیجر کارخانہ امرت دھارا برانچ (۲) لاہور

امرت دھارا لوزنجز

امرت دھارا کی میٹھی ٹکیہ

جس طرح سے ولایت سے پیپر منٹ کی ٹکیہ آتی ہیں ویسی ہی ٹکیہ امرت دھارا داخل کر کے ہم نے تیار کروائی ہیں۔ جن کو منہ میں رکھ کر چوستے رہنے سے امرت دھارا کا فائدہ ہوتا ہے نیز دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ دانتوں میں کیڑا نہیں لگتا۔ منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ بلغم۔ کھر کھری کھانسی وغیرہ نہیں ہوتی ہے۔ بچے بھی ان کو کھا کر امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔

قیمت (۱۰) ٹکیہ صرف ۴؍

المشتہر منیجر کارخانہ امرت دھارا برانچ (۲) لاہور

عزیز الخطب

یعنی

مجموعہ خطب خاندان عزیزیہ

جس میں حضرت مولٰنا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے تصنیف فرمودہ خطبے جو مرج عام ہیں نہایت صحت کے ساتھ تمام سال درج ہیں جن کو ابوالفخر مولینا مولوی شیخ عاشق حسین صاحب سیماب صدیقی الوارثی اکبرآبادی نے ترجمہ منظوم سے آراستہ کیا ہے +

نماز جمعہ سے پہلے خطبہ خوانی کا رواج عہد نبی کریم سے آج تک بدستور چلا آتا ہے۔ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے مضامین خطب میں ضرورتاً ترمیمیں بھی ہوئیں مجموعی مناسب اثرات سامعین پر ڈالے۔ خطبے عموماً زبان عربی ہی میں مروج ہیں لیکن سامعین میں عربی دان کم ہیں دقائق و حقائق معانی و مطالب سمجھنے سے قاصر دیکھے گئے۔ اس لیے ضرورت نے پھر تجدید کی اور خطبوں کا ترجمہ اردو میں ہونے لگا۔ ترجمہ تو ہو گیا مگر ترجمہ خوانی کا رواج نہ ہوا۔ اور جو ضرورت درپیش تھی وہ باقی رہ گئی۔ ترجمہ اگر ایسا خطیب کا ہے عربی کے اردو میں نصیحت کرتا چلا جائے تو لوگ اسے بجائے خطبہ کے وعظ کہیں گے۔ حالانکہ خطبہ ایک جامع موعظت ہی کا نام ہے۔ تاہم سیدھی سادھی نثر عبارت کا اثر عبارت ہی کا نہیں۔ عربی کا لفظی ترجمہ خراش سامعہ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے نثر ترجمہ کسی خطیب نے نہ پڑھا اور اس کا ملک میں رواج ہوا۔ اور بعد اس کے یہ تجویز ہوئی کہ اگر خطب مروجہ کا ترجمہ نظم ہو جائے تو وہ عام پسند ہو۔ اور ضرورتوں کا پورا کرنے والا ثابت ہو سکتا ہے۔ ادھر یہ تجویز ذہن میں آئی۔ ادھر تائید غیبی نے آغاز اسباب کے لیے احساس تعمیل کو حرکت دے دی۔ خوشخط۔ کاغذ عمدہ نہایت صحت و صفائی کے ساتھ لکھنؤ میں طبع ہوا ہے۔ **قیمت** غیر مجلد ۱۰ / مجلد ۱۲ / +

نام درخواستیں

حاجی محمد محی الدین سوداگر و تاجر کتب نمبر ۳۹ موچی بازار متصل مسجد ابراہیم بنگلور لشکر کے آنا چاہئیں

قرآن کریم کے تفسیری نوٹ

حضرت مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے وجود باجود سے علمی و مذہبی دنیا بخوبی واقف ہے آپ نے حال ہی میں قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو لندن میں زیر طبع ہے۔ اردو خوان پبلک بالخصوص مسلمان احباب کو مبارک ہو۔ آپ نے قرآن کریم کے تفسیری نوٹوں کو اردو میں بھی شایع کرنا شروع کر دیا ہے جس کے دو حصہ شایع ہو چکے ہیں پہلے حصہ میں صرف پارہ اول کے نوٹ ہیں۔ اور دوسرے میں جو نکات القرآن کے نام سے شایع ہوا ہے سورہ بقرہ ختم کر دی گئی ہے +

قرآن کریم کے تفسیری نوٹ۔ حصہ اول (۶/) نکات القرآن۔ حصہ دوم (۸/)

نوٹ:۔ حصہ سوم خدا تعالےٰ کے فضل سے زیر طبع ہے +

المشتہر

منیجر رسالہ اشاعت اسلام۔ عزیز منزل۔ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

بواسیر کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ اور اس کا علاج

بواسیر سات قسم کی ہوتی ہے جس کے باعتبار صورت مختلف نام ہیں

کون قسم بواسیر اچھا ہے اور کون برا؟

یاد رکھئے کہ جو مسے پچھلی طرف پاخانہ کے اندر ہیں ہوں وہ کم تکلیف دیتے ہیں اور جو مسے اگلی طرف ہوں یعنی عضو تناسل کے نیچے ہوں۔ وہ خراب قسم ہے کیونکہ درد سے پیشاب میں سوزش ہو جایا کرتی ہے اور پیشاب رک رک کر آیا کرتا ہے

جو لوگ صرف مسوں کو کٹوا کر خوش ہوتے ہیں کہ

کہ بواسیر سے عمر بھر کے لئے بچ جائیں گے وہ غلطی پر ہیں جب تک کہ اندرونی علاج پر زور دے کر اعضاء کی اصلاح نہ کی جائے یہ مرض جڑ سے نہیں جائے گا۔

پس اگر آپ بواسیر سے نجات چاہتے ہیں تو باصول علاج

کریں جو تشخیص کے مطابق ہے اور علم طب سے جس کے مفید ہونے کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔

اصل وجہ بواسیر اور اس کے عوارض سے بچنے کی تدبیر

یہ ہے کہ (۱) دائمی قبض کو دور کیا جائے (۲) جگر کے فعل کو درست کیا جائے (۳) معدہ کی خرابی سے جو فتور جگر و ہاضمہ میں ہو گیا ہو اس کی اصلاح کیجئے (۴) امعاء کے فعل کو جذب اور اس کی حرکت دودی کو درست بنایا جائے (۵) خراش امعاء اور رکاوٹ امعاء کی درستی (۶) ان دواؤں اور غذاؤں سے اجتناب کیا جائے جن کا اثر امعاء میں خراش پیدا کیا کرتا ہے مثلاً گرم مصالحہ۔ بینگن۔ کریلا۔ سنا مکی (۷) اجتماع خون سے جو مقعد کی وریدیں مجتمع ہو کر رہتی ہیں بارج ہیں ان کی رکاوٹ دور کیجائے اور وہ تحلیل ہو جاویں (۸) پاخانہ نرم آنے کی کوشش کیجائے کیونکہ سخت شدہ امعاء میں خراش کرتا ہے۔

بواسیر کا علاج جلد کرنا چاہیئے کیونکہ یہ شدید مرض

ورنہ بہت سی بیماریاں حاضر ہونے کو تیار ہونگی اول تو جگہ شرمناک ہے اگر مرض زیادہ بڑھ گیا تو پھر لوگوں کو چوتڑ دکھاتے پھرنا کیسا بیہج امر ہے۔ دوم اس حصہ کا مرض اس لئے خراب ہوتا ہے کہ گزرگاہ فضلات ہے۔ سوم یہ حصہ شدید الحس ہے چہارم یاد رہے کہ امعاء کی خرابی سے ۱۲ عارضے پیدا ہوتے ہیں (۱) بواسیر (۲) ریح البواسیر (۳) کثر البواسیر (۴) ناسور (۵) ورم معدہ (۶) شقاق (۷) استرخار مقعد (۸) خروج مقعد (۹) مسک مقعد (۱۰) قروح مقعد (۱۱) مقعد مشقوب (۱۲) نزف الدم۔ پس اگر آپ ان سب سے نجات چاہتے ہیں تو حکیم حاذق کا علاج کرائیے۔

بواسیر میں اکثر وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جو عیش و عشرت

کی زندگی بسر کرتے ہیں غذا کھا کر جماع کرنا۔ چھوٹی عمر کی بد اعمالیاں۔ بلا ضرورت مسہل لیتے رہنا چرپری کثرت سے کھانا۔ غذا کھا کر بیٹھ کر کام کرنا۔ اور جو مرغن غذا مثل پلاؤ گوشت قورمہ کھا کر ریاضت نہیں کرتے علاوہ ازیں جو کثرت سے یبوست و حرارت خون اسکے موئید و محرک ہیں علامات مشترکہ ظاہر ہوکر بواسیری کا چہرہ مخصوص رنگ کا ہوتا ہے۔ یعنی زردی مائل بہ سبزی۔ مقعد میں بوجھ کبھی درد کبھی خارش۔ اور خونی میں خون دودھ کی دھار کی طرح آنا۔ براز کے ساتھ ملا ہوا نہ آنا۔

بے علم لوگوں کے علاج سے بچو اور بیماری حب دافع بواسیر

فوراً منگا کر استعمال کرو۔ ان گولیوں سے بواسیر خونی و ریحی و بادی آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہے مسوں کی حس درد جلن پانی نکلنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو روپے۔ مسوں پر لگانے کی دوا جس سے درد سوزش زرد آب خارش دور ہوتی ہے قیمت فی پڑیہ آٹھ آنہ۔

حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

معاونین اشاعت اسلام توجہ فرماویں

اس جنگ کے باعث جہاں اور چیزیں گراں ہوگئی ہیں۔ وہاں کاغذ کی قیمت آگے سے ڈیوڑھی سے بھی زیادہ ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اب کیا کریں۔ قیمت رسالہ ہم بڑھا نہیں سکتے اور جس کاغذ پر خصوصاً پچھلے سال رسالہ چھپتا رہا ہے اس کی گنجائش نہیں۔ بہرحال ہم نے کوشش کی ہے کہ کاغذ سابق کے قریب قریب ہی لگایا جاوے۔ لیکن خطرہ یہ ہے کہ کاغذ دن بدن قیمت میں گراں ہوتا جاتا ہے۔ اور موجودہ حالات کے ماتحت گنجائش نہیں رہتی۔ ہم یہ تو نہیں چاہتے کہ رسالہ کی قیمت بڑھا دیں۔ ہاں معاونین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے متعلقین میں اس رسالہ کی اشاعت بڑھانے کا انتظام فرماویں۔ اگر خریداری اس کی بڑھ جاوے۔ تو پھر اس کمی کاغذ کے نقص بھی آسانی سے دور ہو سکتے ہیں ؛

خرید کتب اور اشاعت اسلام کی اعانت

اشاعت اسلام بک ڈپو کی کتب آپ خرید کر صرف ایک بہترین مذہبی لٹریچر ہی حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ آپ اشاعت اسلام کی بھی مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے اکثر کتب کا منافع اشاعت اسلام پر ہی خرچ ہوتا ہے ؛

المشتہر

خواجہ عبد الغنی منیجر اشاعت اسلام۔ عزیز منزل۔ نولکھا۔ لاہور احمدیہ بلڈنگس

اپنی نوعیت میں سب سے پہلی کتاب

یعنی

ام الالسنہ

معروف بہ زندہ و کامل الہامی زبان

اس نادر کتاب میں فاضل مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ عربی زبان نہ صرف کل دنیا جہان کی زبانوں کی ماں ہی ہے۔ بلکہ یہ کہ یہ الہامی زبان بھی ہے۔ دلائل بالکل فلالوجی (علم اللسان) کے اصولوں پر دیے ہیں یورپین ماہرین علم اللسان کے دلائل پر فاضلانہ نکتہ چینی کی گئی ہے۔ پھر ایسے ادق مضمون کو نہائیت ہی دلچسپ اور سلیس زبان میں لکھا ہے قیمت صرف دس آنے جواب تخفیف کردہ ہے ... (۱۰/) فیجلد

اسوہ حسنہ

معروف بہ زندہ و کامل نبی

اس میں آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل پیش کیا گیا ہے یہ کتاب مقبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے اس کو پڑھ کر ماننے کے سوا، چارہ نہیں رہتا۔ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہیں۔ اور اگر کوئی کامل نبی ہو سکتا ہے تو آپ کی ذات پاک ہی ہے اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آویگا۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا + قیمت صرف ۴/

پتہ

خواجہ عبد الغنی مینیجر اشاعت اسلام عزیز منزل۔ نولکھا لاہور

خلاصۃ القرآن الکریم حصہ سوم مصنفہ حضرت امیر مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ... صفحہ ... ٹائپ ... قیمت بجائے ... صرف ۸/ علاوہ محصول